Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 7

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

22 ربیع الثانی / 1436 ہجری 12 تبلیغ 1394 ہش 12 فروری 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو

اہل تقویٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دُوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سُنے۔ اُس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دُکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ (الحجرات: 12) تم ایک دُوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے، وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو، تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دُنیاوی اُصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ○ (الحجرات: 14)

ذاتوں کا امتیاز

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کیلئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں، حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

متقی کون ہیں؟

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبد اللہ مُشرک نہ تھے۔ لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی یہ تو فضل الٰہی تھا۔ اُن صِدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اُٹھائے، لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○ (الاحزاب: 57) ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم دُرود و سلام بھیجو نبیؐ پر۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولِ اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کیلئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی رُوح میں وہ صِدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گذاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپؐ کی ہمت و صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں تو اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ خود حضرت مسیحؑ کے وقت کو دیکھ لیا جاوے کہ اُن کی ہمت یا رُوحانی صدق و وفا کا کہاں تک اثر ان کے پیرووں پر ہوا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بدروش کو دُرست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عاداتِ راسخہ کا گنوانا کیسا محالات سے ہے لیکن ہمارے مقدس نبی ﷺ نے تو ہزاروں انسانوں کو دُرست کیا جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے مُردوں کا مال کھاتے۔ بعض ستارہ پرست بعض دہریہ بعض عناصر پرست تھے جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 22-23 مطبوعہ 2003)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادخاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 35

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِخاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سوسال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

تسلسل کے لئے اخبار بدر مورخہ 13 نومبر 2014ء ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات اور آپ کے عظیم الشان کارناموں پر معترض مبارک پوری کے اعتراضات کا جواب دیا جارہا تھا۔ اس سلسلہ میں معترض نے مزید جو اعتراضات کئے ان کا جواب پیش خدمت ہے۔

تکفیر اہل قبلہ کا الزام

معترض نے قادیانیت ایک مستقل مذہب کے عنوان کے تحت لکھا :

''قادیانیت دین اسلام سے قطعی جداگانہ مذہب ہے اور امت قادیانیہ دین اسلام سے الگ تھلگ ایک نئی اور مستقل گروہ ہے......علیحدگی کی سب سے پہلی بنیاد مرزا کا دعویٰ نبوت ہے۔ یہ ایک کھلا اور مسلمہ اصل ہے کہ ایک شخص کو نبی ماننے والے اور اسے نبی نہ ماننے والے قطعی طور پر الگ الگ دو امت ہو جاتے ہیں۔ انہیں ایک امت کے دو فرقوں سے کسی طرح تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔

دعویٰ نبوت کا لازمی تقاضہ ہے کہ جو لوگ اس نبوت پر ایمان نہ لائیں انہیں کافر قرار دیا جائے۔ چنانچہ قادیانیوں نے یہی کیا بھی ہے کہ مرزا کا دعویٰ نبوت تسلیم نہ کرنے والوں کو دوٹوک الفاظ میں کھلم کھلا کافر قرار دیا ہے اور قادیانی کے مقابل میں امت محمدیہ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کی ٹھیک وہی حیثیت قرار دی ہے جو امت محمدیہ کے مقابل میں یہود ونصاریٰ کی ہے۔

مسلمانوں کی تکفیر کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ قادیانی حضرات نے اپنے اسلام کو اس اسلام سے قطعی علیحدہ اور جداگانہ قرار دیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے......انہوں نے مسلمانوں پر کفار سے متعلق تمام فقہی احکام جاری کئے۔......''

اس ضمن میں معترض نے جو اعتراضات کئے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1۔احمدی غیراحمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ سرظفراللہ خان نے بانیٔ پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی حالانکہ ظفر اللہ خاں اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ تھے۔

2 مرزا غلام احمد قادیانی کا حکم ہے کہ کوئی احمدی غیراحمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔

3۔احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

(منصف 24 جنوری 31 جنوری اور 7 فروری 2014)

قارئین کرام! احمدیت ہرگز ہرگز اسلام سے کوئی جداگانہ مذہب نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تقریر یا تحریر سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ معترض کو اپنے دعوے کے ثبوت کے طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی اقتباس پیش کرنا چاہئے تھا جس سے معلوم ہوتا کہ احمدیت اسلام سے کوئی جداگانہ مذہب ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری زندگی اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح خدمات اسلام انجام دیں۔ چاہے وہ پنڈت لیکھرام ہو یا ڈاکٹر ڈوئی، پگٹ ہو یا پادری عبداللہ آتھم ان تمام معاندین اسلام کے مقابل پر آپ نے اپنے آپ کو اسلام کے بطل جلیل کے طور پر پیش کیا۔ اور ان تمام دشمنان اسلام کو اسلامی حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اسلام کی ان جلیل القدر خدمات کا آپ کے معاندین کو بھی اعتراف ہے۔

1896 میں جب لاہور میں جلسہ مذاہب میں تمام مذاہب کے مقررین کے مقابلہ پر آپ کا مضمون بالا رہا تو کسی نے یہ نہیں کہا کہ احمدیت کا غلبہ ہوا بلکہ ہر کسی کی زبان پر یہی نعرہ تھا اسلام کا بول بالا ہوا۔ ہر مسلمان خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو حاصل ہونے والی اس فتح پر خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ مباحثہ جنگ مقدس کے موقعہ پر جب آپ علیہ السلام کو پادری عبداللہ آتھم کے مقابلہ پر ایک عظیم الشان فتح نصیب ہوئی تو تمام حامیان اسلام کے سرفخر سے بلند ہورہے تھے۔

معاندین احمدیت کی شروع سے یہ بد دیانتی رہی کہ جب بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے انہیں معاندین اسلام کے مقابل پر سرخروئی حاصل ہوئی تو اسے اپنی کامیابی سمجھا اور بغلیں بجائیں۔ لیکن اپنی کج روش سے باز نہ آئے اور آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے رہے۔

پہلے مسیح سے اس کی قوم نے حد درجہ غلو سے کام لیتے ہوئے افراط سے کام لیا اور اسے خدائی کا درجہ دے دیا تو دوسرے مسیح کو اس کی قوم نے تفریط کی راہ اختیار کرتے ہوئے ایک عام مسلمان بھی ماننے سے انکار کردیا اور اس پر کفر کے فتوے لگائے۔

معاندین احمدیت شور مچاتے ہیں کہ نبوت کا دعوی کردیا اس لئے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور الگ امت ہے۔ کیا ان کا مزعومہ مسیح جو ان کے عقیدے کے مطابق دو ہزار سال سے آسمان پر بیٹھا ہوا ہے، اپنی نبوت آسمان پر چھوڑ کر زمین پر آئے گا۔ نبوت تو ایک ایسا اعزاز ہے کہ جس انسان کو دیا گیا اس سے دوبارہ کبھی وہ اعزاز چھینا نہیں گیا۔ ذرا معاندین احمدیت بتائیں کہ کس گناہ کی پاداش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ اعزاز واپس لیا جائے گا؟

پھر جب یہ تمام معاندین احمدیت اس مسیح کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں میں ڈالیں گے تو کس کی امت کہلائیں گے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یا موسیٰ اور مسیح کی؟ لازماً یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے نکل کر مسیح کی امت میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ مسیح تو موسیٰ کی امت میں سے تھا وہ ہمارا امام نہیں ہوسکتا۔ آیت قرانی رسولا الی بنی اسرائیل اسے بنی اسرائیل کی سرحدوں سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتی۔ امامکم منکم کی حدیث اسے مسلمانوں کا امام بننے سے روکتی ہے۔ تمام معاندین احمدیت اب غور کرلیں کہ جب وہ ایک ایسے شخص پر ایمان لائیں گے جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تو پھر اپنے ہی قاعدے کے مطابق ان کا اسلام کہاں باقی رہا۔ یہ تو اسلام سے الگ ایک امت بن گئے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اس لئے آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ تو اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم میں اور غیر احمدیوں میں اس بات کو لیکر اختلاف نہیں ہے کہ نبی آئے گا یا نہیں آئے گا کیونکہ نبی کی آمد سے تو ان کو بھی انکار نہیں بلکہ نبی سے کم پر تو کسی قیمت پر یہ لوگ راضی نہیں۔ اختلاف صرف اس بات کو لیکر ہے کہ وہ نبی کس امت میں سے آئے گا۔ امت موسویہ میں سے یا امت محمدیہ میں سے؟

غیر احمدی کہتے ہیں کہ وہ نبی امت موسویہ میں سے آئے گا اور وہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ ایمان ہے کہ وہ نبی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے آچکا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ اور ہمارا ایسا ماننا بلاوجہ نہیں بلکہ قرآن و حدیث اس بات پر گواہ ہیں کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لئے آنے والا نبی اور رسول ہوگا اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہوگا۔

میثاق النبیین والی آیت کو یہ کس طرح بھول جاتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے اپنے سے بعد میں آنے والے نبی پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کا عہد لیا حتیٰ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ (الاحزاب:8)

اب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس عہد کے لینے کا کیا مطلب تھا۔ یہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس بات کی تلقین کرجاتے کہ اے میری امت! میرے بعد میری امت میں آنے والے نبی پر ایمان لانا اور اس کی ہر ممکن مدد کرنا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس بات کی تلقین کی اور فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہونگے۔

نیز فرمایا: فَاِذَا رَأَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیْ

(ابوداود جلد 6 باب خروج المھدی)

یعنی اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہوجائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

احادیث نبویہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آنے والا امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی وجود ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا :

وَلَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ۔

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان صفحہ ۲۵۷ مصری مطبع علمیہ ۱۳۱۳ھ)

پھر احادیث نبویہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود نبی اللہ ہوگا۔ چنانچہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آنے والے کو چار مرتبہ نبی اللہ کے لقب سے سرفراز کیا۔ ملاحظہ ہو مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدّجال وصفتہ ومامعہ وابوداؤد صفحہ ۵۹۳۔

الغرض یہ کہنا کہ چونکہ آپ نے دعویٔ نبوت کیا اس لئے آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، صریح ظلم ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آج اگر روئے زمین پر حقیقی معنوں میں اسلام کی علم بردار کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

رہا سوال کہ احمدیوں نے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دیا تو یہ سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ اگلی قسط میں مزید تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی جائے گی۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

خطبہ جمعہ

جولوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط الزامات لگاتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہوجائیں گے وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ان کی یہ سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتیں۔جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا اور اس زمانے میں تو اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔

فرانس میں بعض مسلمان کہلانے والوں کے ایک اخبار کے دفتر پر حملہ کر کے قتل وغارتگری اور اس کے غلط ردّعمل کے بدنتائج کا تذکرہ

اس عمل نے دنیا کے بہت سے ممالک میں نہ صرف اسلام کی تعلیم کے غلط تصور کو ہوا دی ہے بلکہ مرتے دشمن کو زندہ کرنے کا کردار بھی ادا کیا ہے۔کاش کہ مسلمان تنظیمیں جو اسلام کے نام پر ظلم کرتی ہیں سمجھیں کہ اسلام کی پیار و محبت کی تعلیم زیادہ جلدی دنیا کو اسلام کی آغوش میں لاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں ایک اصولی بات بتادی ہے کہ یہ حرکتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاسکتیں۔تمہارا کام ان لغویات میں پڑنے کے بجائے، اسی طرح جہالت سے جواب دینے کی بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ہے

یہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اسلام کی تعلیم کا صحیح رُخ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا کو بتانا ہے جو آپ سے سیکھا۔
دنیا بھر میں پریس اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام کی صحیح تعلیم کی وسیع پیمانے پر تشہیر

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے درود شریف کی اہمیت، فوائد و برکات درود کی حکمت اور درود پڑھنے کے صحیح طریق کا تذکرہ

درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی کے لئے ضروری ہے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں۔خدا تعالیٰ کی آواز پر ہم لبّیک کہنے والے ہوں۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوے پر پورے اترنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے والے ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کی وفات۔مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 رجنوری 2015ء بمطابق 16 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب: 57) یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔اس کے فرشتے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعائیں دے رہے ہیں، اس کے لئے رحمت مانگ رہے ہیں۔پس جب یہ صورتحال ہے تو وہ لوگ جو مختلف حیلے اور ہتھکنڈے استعمال کر کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کو روکنا یا کم کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط الزامات لگاتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہوجائیں گے وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ان کی یہ سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتیں۔جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا اور اس زمانے میں تو اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے اس کی مدد کے سامان بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے خود فرما رہا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نہ پہلے کبھی کامیاب ہوسکے، نہ اب کامیاب ہوسکتے ہیں۔یہ تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔اس لئے اس کی تو ایک حقیقی مسلمان کو فکر ہی نہیں ہونی چاہئے کہ اسلام کو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کوئی دنیاوی کوشش نقصان پہنچا سکتی ہے۔ہاں جو کام اللہ تعالیٰ نے حقیقی مسلمان کے ذمّہ لگایا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح وہ اور اس کے فرشتے اس نبی کے مقام کو اونچا کرنے کے لئے اس پر رحمت بھیج رہے ہیں تم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے، کامل، مکمل اور آخری نبی پر بیشمار درود اور سلام بھیجو۔پس یہ فرض ہے جو ایک حقیقی مسلمان کا ہے۔اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ترقی دیتے چلے جانے والوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی بات کے پیچھے چلتے ہوئے بیشمار درود اور سلام ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجیں۔

گزشتہ دنوں فرانس میں جو حالات ہوئے اور مسلمان کہلانے والوں نے ایک اخبار کے دفتر پر حملہ کر کے جو بارہ آدمیوں کو مار دیا اس کے بارے میں گزشتہ جمعہ میں مختصر ذکر کر کے مَیں نے احمدیوں کو، افرادِ جماعت کو درود پڑھنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ قتل و غارت گری سے اسلام کی فتح نہیں ہو گی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں گے۔ نیز اس فکر کا بھی مَیں نے اظہار کیا تھا کہ اس حملے کے بدلے میں غلط ردّ عمل دکھایا جا سکتا ہے یا دکھایا جائے گا اور یہی ان لوگوں سے امید کی جا سکتی تھی۔ غلط ردّ عمل دکھا کر ان لوگوں نے بھی دوبارہ خاکے شائع کئے جو پھر ہمارے لئے مزید تکلیف کا باعث بنے اور ہر حقیقی مسلمان کے لئے تکلیف کا باعث بننے چاہئے تھے۔ اس دہشتگردی کا کیا فائدہ ہوا۔ دو تین سال پہلے جو ان اخبار والوں نے حرکت کی اور جو دب گئی تھی اس غلط حرکت کو پھر مسلمان کہلانے والوں کے غلط عمل نے ہوا دے دی۔ جو کچھ یہ اخبار پہلے کرتا رہا اس پر مغربی دنیا کے بہت سے لیڈرز نے سخت ردّ عمل دکھایا۔ اس کو سختی سے ردّ کیا اور کئی حکومتوں نے کہا کہ ہم کبھی اپنے اخباروں کو اجازت نہیں دیں گے۔ لیکن گزشتہ ہفتے کے واقعہ کے بعد بہت سے بظاہر عقل رکھنے والے اور ذمّہ داروں لوگوں نے اور لیڈروں نے اس بیہودہ اخبار کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اور مختلف جگہوں سے انہیں کئی ملینز (millions) ڈالر کی امداد ملنی شروع ہو گئی۔ اس اخبار کی اشاعت جو صرف ساٹھ ہزار تھی اور کہا جا رہا تھا کہ شاید یہ اپنی موت آپ مرنے والا ہے، بالکل ختم ہونے والا ہے اور ختم ہو جائے گا۔ مسلمان کہلانے والوں کے غلط عمل نے ایک دن کے اندر اندر، ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی اشاعت کو پانچ ملین سے اوپر پہنچا دیا۔ اور اب بعض اندازے لگانے والے یہ کہتے ہیں کہ شاید اس اخبار کو دس بارہ سال اور مل گئے ہیں جو شاید چھ مہینے بھی نہ چلتا۔

پس اس عمل نے دنیا کے بہت سے ممالک میں نہ صرف اسلام کی تعلیم کے غلط تصور کو ہوا دی ہے بلکہ مرتے دشمن کو زندہ کرنے کا کردار بھی ادا کیا ہے۔ کاش کہ مسلمان تنظیمیں جو اسلام کے نام پر ظلم کرتی ہیں سمجھیں کہ اسلام کی پیار و محبت کی تعلیم زیادہ جلدی دنیا کو اسلام کی آغوش میں لا سکتی ہے۔ اسلام جس طرح صبر اور حوصلے کی تعلیم دیتا ہے اس کا کوئی دوسرا مذہب مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ یہ دنیا دار تو وہ لوگ ہیں جن کی دین کی آنکھ اندھی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی بات تو ایک طرف خود خدا تعالیٰ کا استہزاء کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ ان جاہلوں کے عمل پر اگر ہماری طرف سے بھی جاہلانہ ردّ عمل ہو تو یہ ضد میں آ کر مزید جہالت کی باتیں کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے منہ لگنے کے بجائے ان لغویات سے پُر لوگوں سے اعراض کرتے ہوئے علیحدہ ہو جاؤ۔ صرف ان کی مجلس میں بیٹھنا یا ان کی ہاں میں ہاں ملانا ہی گناہ نہیں ہے یا گنہگار نہیں بناتا بلکہ جب غلط کام کرنے والوں کو اس طرح الٹا کر جواب دیا جائے اور پھر وہ الٹا کر خدا تعالیٰ کا استہزاء کریں یا برا بھلا کہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کریں یا کسی بھی رنگ میں اظہار کریں تو تب بھی ہم میں سے جو لوگ ایسا کرنے والے ہیں اس گناہ میں شامل ہو رہے ہوں گے۔

پس ایک حقیقی مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔ معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ جب میرے پاس لَوٹنا ہے تب ان کی حرکتوں کا خمیازہ انہیں بھگتنا ہو گا۔ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تب اللہ تعالیٰ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ آجکل دشمن اسلام کے خلاف تلوار اٹھانے کے بجائے ایسے ہی گھٹیا ہتھکنڈے استعمال کر کے اسلام کو، اسلام کی تعلیم کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں ایک اصولی بات بتا دی ہے کہ یہ حرکتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تمہارا کام ان لغویات میں پڑنے کے بجائے، اسی طرح جہالت سے جواب دینے کے بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ہے۔ یہ ایک حقیقی مسلمان کا کام ہے۔ اس کا حق ادا کرو تو سمجھو کہ تم نے وہ فرض ادا کر دیا۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ وہ لوگ جو اس بیہودہ رسالے کے خلاف تھے اس حملے کے بعد ان میں سے بہت سے اس کے حق میں بھی ہو گئے کہ آزادیٔ رائے کا ہر ایک کو حق ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان لوگوں میں ایسے انصاف پسند اور عقلمند بھی ہیں جنہوں نے اس رسالے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ اظہار کو ناپسند کیا ہے اور ناپسند کرتے ہوئے اس کی انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ مثلاً اس رسالے جس کا نام چارلی ایبڈو (Charlie Hebdo) ہے اس کے ابتدائی ممبر جن کا نام ہنری رَسَل (Henri Roussel) ہے وہ کہتے ہیں کہ جو خاکے اس اخبار نے بنائے تھے وہ بھڑکانے والے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اس غیر ذمہ دارانہ فعل کی وجہ سے ایڈیٹر نے اپنی ٹیم کو موت کے منہ میں دھکیل دیا اور کہتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں ہماری بنیادی پالیسی کے خلاف تھیں جو یہ گزشتہ کئی سالوں سے کر رہے ہیں۔

اسی طرح پوپ نے بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ آزادی رائے کی کوئی حد ہونی چاہئے۔ آزادیٔ رائے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بالکل چھوٹ دے دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مذہب کا ایک وقار ہے اور اس کا احترام ضروری ہے اور کسی بھی مذہب کی عزّت پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ اپنی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے قریبی دوست (جو اُن کے دوروں کو آرگنائز کرتے ہیں) اگر وہ بھی میری ماں پر لعنت ڈالیں یا برا بھلا کہیں تو میرا ردّ عمل یہی ہو گا کہ میں اس کے منہ پر مُکّا ماروں گا اور ان کو مجھ سے اس ردّ عمل کی توقع رکھنی چاہئے کہ مُکّا ماروں گا۔ بہرحال ان کا کسی کے جذبات کو بھڑکانا غلط ہے اور انہوں نے جذبات کو بھڑکایا ہے اس لئے قصور ان کا ہے۔ پوپ نے بڑا حقیقی بیان دیا ہے۔ مسلمانوں کو بھی اب عقل کرنی چاہئے اور اس کے بعد پھر غلط ردِّ عمل نہیں دکھانا چاہئے۔ آجکل میڈیا دنیا پر چھایا ہوا ہے اور کہیں بھی آگ لگانے یا آگ بجھانے، فساد پیدا کرنے یا فساد روکنے میں یہ بڑا کردار ادا کرتا ہے۔

اس مرتبہ یہ بھی پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اس واقعے کے بعد یوکے (UK) اور دنیا کے مختلف میڈیا نے جماعت سے بھی ہمارا ردّ عمل یا مؤقف اس بارے میں پوچھا جس میں ہم نے اس قتل کے واقعے کے بارے میں بتایا کہ یہ غیر اسلامی فعل ہے اور ہم اس پر افسوس کرتے ہیں لیکن آزادیٔ رائے کی بھی کچھ حدود ہونی چاہئیں ورنہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کے ذمہ دار وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کے جذبات کو انگیخت کرتے ہیں۔ بہرحال اس کے علاوہ کچھ تفصیلی باتیں پریس میں بیان ہوئی ہیں۔ یوکے (UK) میں سکائی نیوز (Sky News)، نیوز فائیو (News Five)، بی بی سی ریڈیو (BBC Radio)، ایل بی سی (LBC)، بی بی سی لیڈز (BBC Leeds) اور لنڈن لائیو (London Live)، پھر باہر کے ٹی وی ہیں، فاکس ٹی وی (Fox Tv) ہے، سی این این (CNN) ہے، کینیڈا کے اخبارات ہیں، اسی طرح یونان، آئرلینڈ، فرانس، امریکہ کے مختلف اخبارات ہیں۔ انہوں نے ہمارا مؤقف بیان کیا۔ ان کے سٹوڈیو میں جا کر بھی انٹرویو ہوئے ہیں اور اس ذریعے سے کئی ملین لوگوں تک اسلام کا حقیقی مؤقف اور تعلیم پہنچی ہے۔ اس میں یہاں امیر صاحب کا بھی انٹرویو ایک ٹی وی نے لیا تھا اور امام مسجد فضل عطاء المجیب راشد صاحب کا بھی انٹرویو لیا تھا۔ اسی طرح امریکہ، کینیڈا، فرانس میں ہماری ٹیمیں ہیں، نمائندے ہیں۔ ان کے ٹیموں کے نمائندے شامل ہوئے۔ پریس کی ٹیم ہے اور ان کو سٹوڈیو میں بلا کر ان کے انٹرویو لئے گئے یا سوال کئے گئے۔ اخباروں نے ہمارے مضمون چھاپے، آرٹیکل چھاپے یا اس حوالے سے خبر دی۔ تو بہرحال اس ٹیم نے بھی ہر جگہ دنیا میں یوکے (UK) میں بھی اور امریکہ اور کینیڈا میں بھی حقیقی تعلیم پہنچانے کا اچھا حق ادا کیا ہے۔

کینیڈا کی ٹیم کے پریس کے رابطے اور خبروں پر وہاں کے ایک جرنلسٹ نے لکھا ہے کہ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت مسلمانوں میں ایک چھوٹا سا فرقہ ہے لیکن اس کے باوجود اتنی زیادہ ان کی طرف سے میڈیا میں کوریج ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اور انہوں نے صحیح پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اسلام کی تعلیم کا صحیح رُخ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا کو بتانا ہے جو آپ سے سیکھا۔

پس جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں بھی کہا تھا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے حلقے میں دنیا کو یہ پیغام دیں اور سمجھائیں کہ غلط ردّ عمل صرف فساد کو جنم دیں گے، اَور کچھ نہیں ہو گا۔ اور جو موجودہ حالات ہیں دنیا کے ان میں پھر بھڑک کر ایک آگ لگ جائے گی اور یہ آگ پھر چاروں طرف پھیلنے والی آگ بن جائے گی جس کی دنیا اس وقت متحمّل نہیں ہو سکتی۔ پس غلط ردّ عمل سے نہ لوگوں کو انگیخت کرو، نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دو۔ خدا تعالیٰ دنیا کو عقل دے۔

لیکن اس کے ساتھ ایک احمدی کا ایک بہت بڑا کام اس طریق پر چلنا بھی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام ایک جوش کے ساتھ بھیجو۔ گو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر ایک مومن کو حتی المقدور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور کیوں یا کس لئے کا سوال نہیں اٹھانا چاہئے۔ ظاہر ہے عموماً اٹھاتا بھی نہیں۔ جُوں جُوں کسی کا ایمان اور دینی معاملات کا علم اور دعاؤں کا فہم بڑھتا ہے حکم کی حکمت اور فوائد بھی نظر آنے لگ جاتے ہیں یا سمجھ آ جاتے ہیں۔ لیکن کچھ علم حاصل کر کے سیکھنا بھی اسلامی تعلیم کا ایک خوبصورت حصہ ہے۔ اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ علم حاصل کرو اور سیکھو بھی اور یہ فہم اور ادراک حاصل کرنے کی کوشش بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بھی بڑھاؤ۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ یہ سیکھو تا کہ حکمت جلد سے جلد سمجھ آ جائے۔ نہ کہ اس انتظار میں رہو کہ آہستہ آہستہ سیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا فہم اور ادراک بھی حاصل ہو جائے اور پھر یہ فہم اور ادراک حاصل ہونے کی وجہ سے بہتر رنگ میں اس پر عمل ہو سکے۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

پس اس حوالے سے اس وقت میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کروں گا جو درود شریف کی اہمیت اور اس کے فوائد کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے کی وجہ سے ہمارے دل اُس وقت چھلنی ہوتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی نازیبا الفاظ کہے جائیں یا کسی بھی طرح غلط رنگ میں آپ کی طرف کوئی بات منسوب کی جائے۔ لیکن اس محبت کا حقیقی اظہار اور اس کا فائدہ کس طرح ہوگا، اس بارے میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو اُن میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ... حدیث نمبر 484)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کا اظہار جس کے نتیجے میں آپؐ کا قرب ملے درود شریف پڑھنے سے ہی ہے۔

پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے کہ تم درود بھیجو۔

(کنز العمال جزء اول صفحہ 254 کتاب الاذکار / قسم الاقوال حدیث نمبر 2225 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پھر دعا کرنے کے صحیح طریق کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور دعا کرتے ہوئے کہا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نماز پڑھنے والے تُو نے جلدی کی۔ چاہئے کہ جب تُو نماز پڑھے اور بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کرے۔ پھر مجھ پر درود بھیجے۔ پھر جو بھی دعا وہ چاہتا ہے مانگے۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ۔ کہ اے نماز پڑھنے والے دعا کر، قبول کی جائے گی۔ (سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی جامع الصلوات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3476)

پھر حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 849)

پس یہ درود جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کرتا ہے وہاں قبولیت دعا کے لئے بھی ضروری ہے اور اپنی بخشش کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم درود نہ بھیجو اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔ (سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث نمبر 486)

درود پڑھنے کے لئے کس طرح کوشش ہونی چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مرید کو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں...... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو (ذاتی غرض کوئی نہ ہو)۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535-534 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر درود کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔‘‘ (جیسا کہ حدیث میں بھی آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود کافی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:) ’’لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقۂ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے‘‘ (جو ذاتی محبت کی وجہ سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ اس ذاتی محبت کے تعلق کی وجہ سے اس وجود کے چاہنے والے کے جسم کا ایک حصہ بن جاتا ہے) فرمایا کہ: ’’پس جو فیضان شخص مَدْعُولَہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کا جو فیض جس شخص کے لئے دعا کی جا رہی ہے اس پر ہوتا ہے دعا کرنے والے پر بھی وہی فیض ہو جاتا ہے۔) اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والے کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس ہمیں چاہئے کہ یہ ذاتی جوش پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پھر درود شریف پڑھنے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم درود اور سلام بھیجو نبی پر۔‘‘ فرمایا کہ ’’اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔‘‘ (ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی خاص لفظ نہیں فرمایا۔) ’’لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ (کہ اس کی کوئی حد مقرر کی جائے۔ اس سے وہ باہر تھی۔) ’’اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 730، تحفہ سالانہ یا رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 51-50۔ ملفوظات جلد اوّل صفحہ 24-23۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے (یعنی محبت میں بڑھنے کے لئے اور اس کی تجدید کرنے کے لئے) ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ میں آجائے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدِّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز جنوری 1904ء جلد 3 نمبر 1 صفحہ 15-14)

یہ مدارج وغیرہ کی ترقی کیسے ہوتی ہے؟ یہ بھی بتاؤں گا آگے جاکے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے‘‘ (اُن دنوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط باتیں کی جاتی تھیں جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ) ’’ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلے کو قائم کیا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794 2248
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سبّ و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت میں اس درد سے بیقرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حِس بھی باقی نہیں رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ و شتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی عزت منظور نہ تھی جو اس قدر سب و شتم پر وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ تم اٹھو اور بندوقیں پکڑو اور ڈنڈے لو اور قتل و غارت شروع کر دو بلکہ اس عزت کے قائم کرنے کے لئے آسمانی سلسلے کا قیام ضروری تھا اور فرمایا کہ) ’’اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا۔‘‘ (دلیل سے، آپ کی خوبصورت تعلیم سے ان کے منہ بند کرتا نہ کہ گولی چلا کر۔) ’’جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کی صورت میں کیا ہے‘‘ (یعنی جماعت احمدیہ کی صورت میں۔) پس ہمارا یہ اور بھی زیادہ فرض بن جاتا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ پس آپ نے یہ فرمایا کہ: ’’مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں۔‘‘ (اس کے آگے یہ بھی آپ نے فرمایا) ’’اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 14-13۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی کے لئے ضروری ہے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی آواز پر ہم لبّیک کہنے والے ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوے پر پورے اترنے والے ہوں۔ صرف نعروں اور جلوسوں سے یہ محبت کا حق ادا نہیں ہوگا جو غیر از جماعت مسلمان کرتے رہتے ہیں۔ اس محبّت کا حق ادا کرنے کے لئے آج ہر احمدی کروڑوں کروڑ درود اور سلام اپنے دل کے درد کے ساتھ ملا کر عرش پر پہنچائے۔ یہ درود بندوقوں کی گولیوں سے زیادہ دشمن کے خاتمے میں کام آئے گا۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ درود پڑھنے کا طریق کیا ہے آپ اپنے ایک خط میں جو آپ نے اپنے ایک مرید کو لکھا، فرماتے ہیں کہ: ’’یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلّی پاک ہو جائے۔‘‘ (جو عمل بھی ہے صرف رسم نہ ہو اور عادت نہ ہو) اور دلی محبّت کے پاک فوّارے سے جوش مارے۔‘‘ (اس کا رسم اور عادت کا گند جو ہے رسم اور عادت کا اس سے پاک کریں اور دل سے نکلنے والی محبت جو ہے وہ فوارے کی طرح پھوٹ رہی ہو۔ فرمایا) ’’مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں‘‘ فرمایا کہ: ’’بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجے تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔‘‘ (یہ محبت ایسی ہو کہ بہت سوچنے کے بعد بھی کبھی دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو سکے کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا تھا جس سے ایسی محبت پیدا ہو سکے، نہ کبھی آئندہ پیدا ہو سکتا ہے جس سے اس شدت سے محبت کی جا سکے یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا) ’’اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبّان صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں گے جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔‘‘ (یہ صورت کس طرح پیدا ہوگی کہ جو کچھ مصیبتیں پہلے اٹھائی جا سکتی ہیں یا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ یہ مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں دلی سچائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وہ مشکلات اور مصیبتیں اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔ فرمایا) ’’اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو۔ اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔ اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا۔‘‘ (اس طرح ایمان ترقی کر گیا) ’’تو درود شریف جیسا کہ مَیں نے زبانی بھی سمجھایا ہے‘‘ (آپؑ اس مرید کو لکھ رہے ہیں) ’’اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اِس عالَم اور اُس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے۔‘‘ (بڑے دل کی گہرائی سے ہونی چاہئے، توجہ سے ہونی چاہئے) ’’جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرّع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا۔‘‘ (اس سوچ میں نہیں درود بھیجنا، نہ دعا کرنی ہے کہ مجھے کوئی ثواب ہوگا یا درجہ ملے گا) ’’بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمّت چاہئے اور دن رات دوام توجہ چاہئے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنی دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔‘‘ (مستقل مزاجی سے کام کریں۔) ’’پس جب اس طور یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔ اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشے میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 523-522 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 10 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر دعاؤں اور درود کے لئے کوشش کے بارے میں اپنے ایک مرید کو ایک خط میں آپ فرماتے ہیں کہ: ’’نماز تہجد اور اوراد معمولی میں آپ مشغول رہیں۔ تہجد میں بہت سے برکات ہیں۔ بیکاری کچھ چیز نہیں۔ بیکار اور آرام پسند کچھ وزن نہیں رکھتا۔‘‘ پھر فرمایا ’’وَقَالَ اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70)‘‘ (کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو میرے رستے میں جہاد کرے گا اس کو ہم اپنے رستوں کی ہدایت دیں گے۔ فرمایا کہ) ’’درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔‘‘ فرمایا: ’’جو الفاظ ایک پرہیزگار کے منہ سے نکلتے ہیں ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہئے کہ جو پرہیزگاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے۔ اس کے منہ سے جو لفظ نکلے ہیں‘‘ (یعنی یہ درود شریف کے الفاظ جو ابھی پڑھے گئے ہیں) ’’وہ کس قدر متبرّک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ یہی اس عاجز کا وِرد ہے۔‘‘ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہی اس عاجز کا ورد ہے) ’’اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقّت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جاوے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 526 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 13 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

اللہ تعالیٰ یہ روح ہم سب میں پیدا کرے۔ ہمارے دل سے ایسا درود نکلے جو عرش پر پہنچے اور ہمیں بھی اس سے سیراب کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو درود پڑھتے ہیں اور بڑے درد سے پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس کے فیض کے نظارے بھی دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس طرح درود پڑھنے والوں کی جماعت میں تعداد بڑھتی چلی جائے جس کا فائدہ جماعتی طور پر بھی ہوگا، جماعتی ترقی میں بھی ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک درود کا انداز مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ گو ہم میں سے بعض اس کے قریب قریب پڑھتے ہیں لیکن یہ ایسا انداز ہے جو مَیں آپ کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں جس سے درود کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذاتی محبّت میں ایک نئے رنگ میں اضافہ ہوتا ہے اور جماعتی ترقی کے لئے بھی دعا کا ادراک پیدا ہوتا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’جب ہم دوسرے کے لئے دعا کرتے ہیں تو یہ دعا ایک رنگ میں ہمارے لئے بھی بلندیٔ درجات کا موجب بنتی ہے چنانچہ ہم جب درود پڑھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند ہوتے ہیں وہاں ہمارے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اُن کو انعام مل کر پھر اُن کے واسطے سے ہم تک پہنچتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے چھلنی میں کوئی چیز ڈالو تو وہ اس میں سے نکل کر نیچے جو کپڑا پڑا ہو اس میں بھی آ گرتی ہے۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس اُمّت کے لئے بطور چھلنی بنایا ہے۔ پہلے خدا اُن کو اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے اور پھر وہ برکات ان کے توسّط اور ان کے طفیل سے ہمیں ملتی ہیں۔ جب ہم درود پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کو بلند فرماتا ہے تو لازماً خدا تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ تحفہ فلاں مومن کی طرف سے آیا ہے۔‘‘ (یہ درود کا تحفہ جو دل سے پڑھا گیا ہے یہ فلاں مومن کی طرف سے آیا ہے) ’’اس پر ان کے دل میں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں) ہمارے متعلق دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کی وجہ سے ہمیں اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے۔‘‘

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

فرمایا کہ ’’مَیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ جب بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر دعا کرنے کے لئے آتا ہوں مَیں نے یہ طریق رکھا ہوا ہے کہ پہلے مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کیا کرتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور دعا یہ کرتا ہوں کہ یا اللہ! میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو مَیں اپنے ان بزرگوں کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرسکوں۔ میرے پاس جو چیزیں ہیں وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ البتہ تیرے پاس سب کچھ ہے اس لئے میں تجھ سے دعا اور التجا کرتا ہوں کہ تُو مجھ پر احسان فرما کر میری طرف سے انہیں جنت میں کوئی ایسا تحفہ عطا فرما جو اس سے پہلے انہیں جنت میں نہ ملا ہو۔ تو وہ ضرور پوچھتے ہیں کہ یا اللہ یہ تحفہ کس کی طرف سے آیا۔‘‘ (جب اللہ تعالیٰ تحفہ دے گا تو وہ ضرور پوچھیں گے کہ یہ تحفہ کس کی طرف سے آیا) ’’اور جب خدا انہیں یہ بتاتا ہے کہ کس کی طرف سے آیا تو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس طرح دعا کرنے والے کے مدارج بھی بلند ہوتے ہیں اور یہ بات قرآن اور احادیث سے ثابت ہے۔ اسلام کا مسلّمہ اصل ہے اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ دعائیں مرنے والے کو ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں۔ قرآن کریم نے بھی فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ (النساء: 87) کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تمہیں کوئی شخص تحفہ پیش کرے تو تم اس سے بہتر تحفہ اسے دو۔ ورنہ کم از کم اتنا تحفہ تو ضرور دو جتنا اس نے دیا۔ قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا کریں گے اور ان پر درود اور سلام بھیجیں گے تو خدا تعالیٰ ہماری طرف سے اس دعا کے نتیجے میں انہیں کوئی تحفہ پیش کر دے گا۔ ہم نہیں جانتے کہ جنّت میں کیا کیا نعمتیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو ان نعمتوں کو خوب جانتا ہے اس لئے جب ہم دعا کریں گے کہ الٰہی! تُو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسا تحفہ دے جو اس سے پہلے انہیں نہ ملا ہو تو یہ لازمی بات ہے کہ جب وہ تحفہ انہیں دیا جاتا ہوگا تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی بتایا جاتا ہوگا کہ یہ فلاں شخص کی طرف سے تحفہ ہے۔ پھر کس طرح ہوسکتا ہے کہ اس علم کے بعد وہ چُپ کر کے بیٹھے رہیں اور تحفہ بھجوانے والے کے لئے دعا نہ کریں۔ ایسے موقع پر بے اختیار ان کی روح اللہ تعالیٰ کے آستانے پر گر جائے گی اور اور کہے گی کہ اے خدا! اب تو ہماری طرف سے اس کو بہتر جزا عطا فرما۔ اس طرح فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ کے مطابق وہ دعا پھر درود بھیجنے والے کی طرف لوٹ آئے گی اور اس کے درجہ کی بلندی کا باعث ہوگی۔ پس یہ ذریعہ ہے جس سے بغیر اس کے کہ کوئی مشرکانہ حرکت ہو ہم خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور قوم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ گویا قومی اور فردی دونوں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔‘‘

(مزار حضرت مسیح موعودؑ پر دعا اور اس کی حکمت، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 190 تا 192)

اس طرح درود پڑھنے اور جواب دینے سے۔ پس یہ طریق ایسا ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس سے جماعتی ترقی کے بھی راستے کھلتے ہیں اور جب جماعت ترقی کرے گی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کی تعداد بڑھے گی تو مخالفین کی تعداد بھی گھٹتی چلی جائے گی۔

اس کے علاوہ ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟ تو اس بارے میں لغت میں اس طرح وضاحت ہے کہ لغوی اعتبار سے اَلصَّلٰوۃ کا مطلب اَلتَّعْظِیْم بھی ہے۔ اس بناء پر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی دعا کے یہ معنی ہوں گے کہ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں تو ان کا ذکر بلند کر کے اور ان کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر اور ان کی شریعت کے لئے بقاء اور دوام مقدر کر کے عظمت عطا فرما جبکہ آخرت میں ان کی امّت کے حق میں شفاعت کو قبول فرما کے اور ان کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا کر دینے کے ذریعہ سے انہیں عظمت سے ہمکنار فرما۔

اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں بھی بعض فقروں میں ان کا تفصیلی ذکر اس طرح آچکا ہے لیکن لغت کے معنی سے نہیں۔ پھر آگے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے متعلق حدیث میں بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ آئے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ ان تبدوا اشیئًا او تخفوہ... حدیث نمبر 4797)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! تو نے جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو ان کے لئے قائم فرما دے اور اس کو ہمیشگی اور دوام بخش۔ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ میں آپ کی شریعت کے غلبے اور ہمیشہ قائم رہنے اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت سے فیض پانے کی دعا ہے اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور شان اور بزرگی کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیّتوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان کا جو 10؍جنوری 2015ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مدرسہ احمدیہ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ قادیان میں حسب ذیل عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ شعبہ درویشی میں آپ قادیان کے محلہ احمدیہ میں جنرل سیکرٹری رہے۔ پھر لمبا عرصہ نائب ناظر دعوت و تبلیغ اور معاون ناظر اعلیٰ رہے۔ اس کے علاوہ ناظم جائیداد، قاضی سلسلہ، آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، نائب صدر انصار اللہ رہے۔ مولوی صاحب مرحوم کا ایک مضمون جو ’’داستان درویش بزبان درویش‘‘ کے نام سے ’’رسالہ مشکوۃ‘‘ کے شمارہ میں نومبر 2003ء میں شائع ہوا تھا اس میں موصوف نے بیان کیا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جو ہمیں مدرسہ احمدیہ میں اوپر کی کلاس میں حدیث شریف پڑھاتے تھے اور مجھ سے بہت محبت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ مصر جا کر تعلیم حاصل کرنے کی درخواست دے دو۔ انتظامیہ کو میں نے درخواست دے دی تو جواب آیا کہ پاسپورٹ بنوانے کے لئے جس کے پاس پیسے نہیں وہ مصر کیا لینے جائے گا۔ یہ بات میں نے حضرت میر صاحب کو بتا دی۔ کہتے ہیں دو دن کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں اور کہتے ہیں ’’عبدالقادر مصر‘‘۔ یہ خواب بھی میں نے حضرت میر صاحب کو سنا دی۔ اتفاق یہ ہوا کہ دوسری جنگ عظیم کا زمانہ تھا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے نوجوان بھرتی کرائے جا رہے تھے۔ مَیں جماعت کی طرف سے چلا گیا اور فوج میں محکمہ سپلائی میں بھرتی ہو گیا۔ فوجیوں کو آرام کی خاطر ہفتہ عشرہ کی چھٹیاں بھی ملتی تھیں۔ اس طرح فوج میں جا کے یہ وہاں مصر بھی پہنچ گئے۔ تو کہتے ہیں بہرحال خاکسار نے چھٹیاں گزارنے کے لئے بجائے ہندوستان آنے کے وہاں سے روم جانا پسند کیا۔ وہاں گرجا گھر کے ساتھ ہی دائیں طرف ایک وسیع ہال بنا ہوا تھا۔ میرے دریافت کرنے پر لوگوں نے بتایا کہ ہفتے میں ایک دفعہ سوموار کے دن یہاں پوپ صاحب خطاب کرتے ہیں اور معتقدین ان کا درشن کرتے ہیں۔ پوپ وہاں روم میں آتے ہیں۔ کہتے ہیں سوموار کا دن تھا مَیں بھی ہال میں چلا گیا۔ وہاں لوگ ہال میں دائرہ بنائے کھڑے تھے۔ جنگ کے زمانے کی وجہ سے پوپ صاحب نے امن عالم کی بابت خطاب دیا اور پھر حاضرین کے قریب سے گزرتے ہوئے واپس تشریف لے جا رہے تھے تو کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے قریب سے گزرتے ہوئے ان کی جانب اپنے دونوں ہاتھ مصافحے کے لئے بڑھا دیئے۔ پوپ صاحب نے بھی اپنے ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دیئے اور رُک گئے۔ مَیں نے ان کا ہاتھ تھام کر اسلام کا پیغام دیا۔ حضرت مسیح کی آمد ثانی کی بابت بتایا کہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے انہیں قبول کیا ہے اور آپ کو بھی قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ تو پوپ کو یہ پیغام انہوں نے پہنچا دیا۔ کہتے ہیں انہوں نے میری باتیں سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ بعد میں تمام زائرین امریکن اور یورپین میرے گرد جمع ہو گئے اور میری جرأت کی داد دینے لگے۔ میں نے انہیں بھی تبلیغ کی اور پوپ صاحب سے ملاقات کی تفصیل حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں تحریر کر دی۔ پوپ کی تبلیغ اسلام کا ذکر تاریخ احمدیت جلد دہم میں حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں ’’پوپ کو تبلیغ اسلام‘‘ کے نام سے مذکور ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 550-549 مع حاشیہ)

آپ نے اس مضمون میں اپنی قبولیت دعا اور الٰہی تصرف کے تین ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ آپ کو 1969ء میں حج کی توفیق بھی ملی۔ مرحوم کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ سب کو ہی باوجود معاشی تنگی کے اعلیٰ تعلیم دلائی۔ سبھی بیرونی ممالک میں مقیم ہیں۔ بڑے بیٹے اسماعیل نوری صاحب کو جرمنی میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ دور درویشی میں یہ پیدا ہوئے۔ پہلے بیٹے تھے۔ یہ لکھا ہے کہ ان کی اہلیہ کئی سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ خود اکیلے رہتے تھے۔ اس لئے بیٹیوں نے ان کو جرمنی آنے کے لئے کہا۔ آپ نے کہا کہ آئندہ ایسی بات مجھ سے نہ کرنا۔ سالہا سال اکیلے ہی قادیان میں زندگی گزاری اور آخری دم تک عہد درویشی کو نبھانے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ قادیان بہشتی مقبرہ میں قطعہ درویشاں میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کا ہے جو درویش قادیان تھے۔ 3؍جنوری 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم شفیع احمد صاحب مرحوم مودھا (یوپی) کے صدر جماعت تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کہ 1947ء کے بعد تقسیم ملک کے حالات کی وجہ سے پاکستان میں شادیاں کروانا مشکل ہو رہا ہے اس لئے درویشان ہندوستان میں شادیاں کروالیں۔ اس کی تعمیل میں مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی کو یوپی (UP) سے یہ رشتہ 1951ء میں ملا۔ مرحومہ مبارکہ بیگم صاحبہ صوم و صلوۃ کی بہت پابند تھیں، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی تحریک پر اپنا زیور چندہ میں ادا کر دیا۔ لمبے صبر آزما درویشی دور میں اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گزارا کیا۔ ہر قسم کے حالات میں ان کا ساتھ دیا۔ اب تو اللہ کے فضل سے حالات بڑے بہتر ہیں۔ شروع زمانہ درویشوں کا بہت تنگی کا زمانہ تھا۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان ہیں اور صدر مینجمنٹ کمیٹی فضل عمر پریس کے ہیں۔ واقف زندگی ہیں۔ دوسرے بیٹے میڈیکل پریکٹس کرتے ہیں۔ تین بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ دو بیٹیاں ان کے پاس وفات کے وقت موجود تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرے میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد میں نسل میں بھی احمدیت نہ صرف جاری رہے بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں، ایمان و ایقان میں ترقی کرنے والے ہوں۔

❁❁❁

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

اللہ کرے آج قائم ہونے والے یہ دونوں رشتے ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے بھی ہوں۔ تقویٰ پر چلنے والے بھی ہوں۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے بھی ہوں اور ان میں سے آئندہ نیک نسلیں بھی پیدا ہوں۔ یہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 اپریل 2013 بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ کرے آج قائم ہونے والے یہ دونوں رشتے ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے بھی ہوں۔ تقویٰ پر چلنے والے بھی ہوں۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے بھی ہوں اور ان میں سے آئندہ نیک نسلیں بھی پیدا ہوں۔ یہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں اور ان کی آئندہ اولادیں بھی بنیں۔ حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ مدیحہ مبارک چوہدری صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد چوہدری صاحب (کارکن دفتر امیر صاحب یوکے) کا مبرور احمد ابن مکرم منظور احمد صاحب جرمنی کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر طے ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ مہرین فاطمہ بنت مکرم نعیم احمد قریشی صاحب مرحوم کا ہے جو عزیزم روحان احمد ناصر ابن مکرم ناصر احمد میر صاحب بریڈفورڈ کے ساتھ دس ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کی طرف سے سعید احمد انور صاحب ان کے وکیل ہیں۔ حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

❁

منقولات

اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے

’’میں اللہ سے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اور مسلمانوں سے معافی چاہتا ہوں کہ لاعلمی میں جو کتاب اسلام کے خلاف لکھی ہے اور اپنی ان تمام باتوں کو واپس لیتا ہوں جو اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں میں عوام و خواص سے درخواست کرتا ہوں کہ میری کتاب ’’اسلام کی دہشت گردی کی تاریخ‘‘ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ غلط ہے اور لاعلمی پر مبنی ہے اسے رد کر دیں۔‘‘ (سوامی لکشمی شنکر آچاریہ)

روزنامہ ساز دکن حیدرآباد 23 جنوری 2015 صفحہ 2 پر جناب سوامی لکشمی شنکر اچاریہ کا ایک بیان درج کیا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اسلام خوف اور دہشت کا مذہب نہیں بلکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ سوامی جی کا پورا بیان منقولات کے تحت ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

سوامی لکشمی شنکر اچاریہ ایک برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کانپور کے رہنے والے ہیں۔ اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے پھیلائی گئی بدگمانیوں سے متاثر ہو کر ’’اسلام کی دہشت گردی کی تاریخ‘‘ The History of Islamic Terrorism نامی کتاب لکھی جس کا ترجمہ کئی زبانوں میں کیا گیا ہے۔ اس کو پڑھ کر چند داعیان اسلام نے ان سے ملاقاتیں کیں اور ان کو اسلام پر لکھی ہوئی چند کتابیں بھی دیں۔ ساتھ ہی ساتھ کئی ملاقاتوں میں ان کے درمیان اسلام اور دہشت گردی کے موضوع پر بحث کی۔ سوامی جی کے خیالات میں آہستہ آہستہ تبدیلی آئی اور اس حد تک تبدیلی آئی کہ انہیں اپنی تحریر کردہ کتاب پر پچھتاوا ہونے لگا۔ اس کی تلافی کیلئے انہوں نے ایک کتاب قرآن و حدیث اور آنحضرت ﷺ کی حیات مقدسہ کو پڑھ کر لکھی۔ اس کتاب کا نام ہے ’’اسلام خوف و دہشت کا مذہب نہیں بلکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔‘‘

سوامی جی اسلام کے متعلق اپنی بدگمانیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’کئی سال پہلے ہندی روزنامہ ’’جاگرن‘‘ میں بلراج مدھوک کا لکھا ہوا ایک مضمون ’’دنگے (فساد) کیوں ہوتے ہیں؟‘‘ پڑھا تھا۔ فساد کی وجہ اس مضمون میں یہ بتائی گئی تھی کہ قرآن مجید کے وہ فرمان ہیں جو اللہ نے کافروں سے لڑنے کیلئے دئے ہیں۔ اس کے ثبوت میں قرآن مجید کی آیتیں بھی پیش کی گئی تھیں۔ اس کے بعد دہلی سے ایک پمفلٹ دستیاب ہوا جس میں 24 آیتوں کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ قرآن مجید دوسرے مذاہب سے برسر پیکار رہنے کی تعلیم کس طرح دیتا ہے۔ ایک شخص نے مجھے یہ پمفلٹ دیا تھا یہ پڑھنے کے بعد میرے دل میں قرآن مجید پڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اسلامی مکتبہ سے مجھے قرآن مجید کے ترجمے کی ایک ہندی کاپی ملی۔ قرآن مجید کے اس ہندی ترجمے میں وہ سبھی آیتیں پڑھنے کو ملیں جو پمفلٹ میں درج تھیں۔ اس کو پڑھنے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہندو راجاؤں اور مسلمان بادشاہوں کے درمیان جو جنگ میں مارا ماری اور آج کے فسادات اور دہشت گردی اسلام مذہب سے جڑی ہوئی ہے۔ اسلام کی تاریخ اور آج کے واقعات کو جوڑتے ہوئے میں نے ’’اسلام کی دہشت گردی کی تاریخ‘‘ کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا انگریزی ترجمہ The History of Islamic Terrorism کے نام سے شائع کیا گیا۔ حال ہی میں علمائے اسلام کے بیانات اخباروں میں پڑھے کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام اخوت میل ملاپ اور بھائی چارہ کا مذہب ہے۔ کسی بے قصور شخص کو مارنا یا قتل کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ دہشت گردی کے خلاف فتویٰ بھی جاری ہوا۔ اس کے بعد میں نے قرآن میں جہاد کی حقیقت کو جاننے کیلئے اسلام کے اسکالروں اور علماء سے رابطہ قائم کیا جنہوں نے مجھے بتایا کہ قرآن کی آیتیں مختلف اوقات اور مختلف پس منظر میں نازل ہوئیں۔ اس لئے قرآن مجید کا محض ترجمہ پڑھ کر سمجھنا آسان نہیں ہے یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ اس کا شان نزول کیا ہے اور کس پس منظر میں یہ آیتیں نازل کی گئی ہیں۔ جبھی اس کا صحیح مطلب اور مقصد معلوم ہوسکتا ہے۔

دوسری اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے لہٰذا ان کی حیات طیبہ کو پڑھنا بھی قرآن فہمی کے لئے ضروری ہے۔ علماء اسلام نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ 24 آیتیں جن کا حوالہ دے کر دشمن اسلام اسلام کی تصویر کو مسخ کرتے ہیں وہ اس وقت نازل ہوئیں جب مشرک اور کافر ملک میں فتنہ و فساد پھیلا رہے تھے اور آنحضرت ﷺ کی زندگی اور مسلمانوں کی زندگی کے درپے تھے ان کا جینا اجیرن کئے ہوئے تھے۔ انہیں امن و امان سے رہنے نہیں دے رہے تھے۔ ان کا پیچھا کرتے ہوئے مکہ سے مدینہ تک پہنچ گئے تھے۔

علماء اسلام کے مشورہ اور تجویزوں کے مطابق میں نے سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی زندگی کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حیات طیبہ ﷺ کو اچھی طرح سے پڑھنے کے بعد جب قرآن مجید کو شروع سے آخر تک پڑھا تو ان 24 آیتوں کا وہ مطلب اور مقصد نہیں نظر آیا جو شروع میں پمفلٹ پڑھ کر نظر آیا تھا پھر تو مجھے قرآن مجید کی آیتوں کا مطلب اور مقصد صحیح طریقے سے معلوم ہونے لگا۔ سچائی جب سامنے آگئی تو مجھے بڑا پچھتاوا ہوا اور اپنے آپ پر افسوس ہوا۔ خاص طور پر جو اسلام کی مخالفت پر کتاب لکھی تھی اس کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی دل میں بے چینی اور اضطراب جیسی کیفیت پیدا ہوئی اس کا مداوا کرنے کے لئے ایک کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا۔ میں اللہ سے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اور مسلمانوں سے معافی چاہتا ہوں کہ لاعلمی میں جو کتاب اسلام کے خلاف لکھی ہے اور اپنی ان تمام باتوں کو واپس لیتا ہوں جو اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں میں عوام و خواص سے درخواست کرتا ہوں کہ میری کتاب ’’اسلام کی دہشت گردی کی تاریخ‘‘ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ غلط ہے اور لاعلمی پر مبنی ہے اسے رد کر دیں اور میری تازہ کتاب کو ضرور پڑھیں اور موقع ہو تو قرآن و حدیث سے براہ راست واقفیت کیلئے وقت فارغ کریں۔‘‘

(سوامی لکشمی شنکر اچاریہ)

e-mail :
laxmishankaracharya@yahoo.in
موبائل: 09415594441
09935037145

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁۔مورخہ 5 جنوری 2015 کو جماعت احمدیہ موسیٰ بنی اور سردہ کا مشترکہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی نے کی۔تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو تقاریر کے ذریعہ بیان کیا گیا۔

❁۔مورخہ 11 جنوری 2015 کو جمشید پور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔جس کی صدارت مکرم جاوید انور صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور نے کی۔اس جلسہ میں موسیٰ بنی جماعت سے بھی ایک قافلے نے شرکت کی۔تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے متعلق چار تقاریر ہوئیں۔

جلسے کے اختتام پر موسیٰ بنی جماعت سے آنے والا قافلہ مہو بھنڈار جماعت کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں مغرب وعشاء کی نماز کے بعد مکرم شیخ علاء الدین صاحب صدر جماعت مہو بھنڈار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔مورخہ 7 جنوری 2015 کو جماعت موسیٰ بنی کے اطفال و ناصرات نے موسیٰ بنی میں ہی درود پڑھتے ہوئے تمام گھروں میں جا کر نماز باجماعت، تلاوت قرآن مجید، ایم ٹی اے سے استفادہ اور بکثرت درود شریف پڑھنے کی تلقین کی۔ (حلیم احمد۔مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ)

❁۔جماعت احمدیہ برہ پورہ۔ بہار میں مورخہ 4 جنوری 2015ء کو مکرم محمد عبد الباقی صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم سید فرقان احمد صاحب نے کی۔مکرم عطاء الہادی صاحب نے نعت پیش کی۔بعد ازاں مکرم سید ابو القاسم صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم سید ابو الفضل صاحب نے ایک نعت پیش کی۔بعد ازاں خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید آفاق احمد۔معلم اصلاح وارشاد)

❁۔جماعت احمدیہ ہاری پاری گام میں مورخہ 7 جنوری 2015 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا جس کی صدارت خاکسار نے کی۔تلاوت قرآن مجید مکرم الیاس مقبول صاحب نے کی۔مکرم ادریس مقبول صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔اس کے بعد مکرم خورشید جاوید راتھر صاحب اور مکرم نثار احمد راتھر صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (غلام نبی راتھر۔زعیم انصار اللہ ہاری پاری گام)

کالیکٹ میں ایک روزہ تبلیغی وتربیتی جلسے کا انعقاد

مورخہ 30 نومبر 2014ء کو کالیکٹ میں ایک روزہ تبلیغی وتربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔جس کی صدارت مکرم کے ایم احمد کویا صاحب نے کی۔قبل ازیں صبح 9 بجے مرکزی نمائندہ مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پرچم کشائی کی۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

چائے کے وقفہ کے بعد دوسرا سیشن شروع ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے علم فلکیات اور قرآن مجید کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔نماز ظہر وعصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد تیسرا سیشن شروع ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی عبد الوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے اطاعت نظام اور نماز باجماعت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی سی پی محی الدین کٹی صاحب نے نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔آخری سیشن تبلیغی جلسے کے طور پر منعقد ہوا جس میں زیر تبلیغ اور غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے۔اس اجلاس میں مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب اور مکرم ایم ناصر صاحب مبلغ انچارج ارناکلم نے تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(سلطان نصیر احمد۔مبلغ انچارج ضلع کالیکٹ)

ذیلی تنظیموں میں چندہ تحریک جدید کے دفاتر کی تقسیم

دفتر اول: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1946ء میں انصار اللہ کے سپرد فرمایا۔
دفتر دوم: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1950ء میں خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا۔
دفتر سوم: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1982ء میں لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا۔
دفتر چہارم: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1993ء میں انصار اللہ کے سپرد فرمایا۔
دفتر پنجم: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء میں اس دفتر کا اجراء فرمایا۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

تصحیح

اخبار بدر مورخہ 22 جنوری 2015 کے صفحہ 21 پر مکرم محمد عارف صفیل صاحب واسکو گوا کی جانب سے ایک اعلان نکاح شائع ہوا ہے۔جس میں مکرم سمیر احمد فضل کے والد کا نام سہواً مظفر احمد فضل شائع ہوا ہے۔مکرم سمیر احمد فضل کے والد کا نام مبشر احمد فضل ہے۔احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

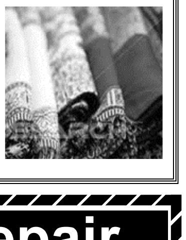

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نماز جنازہ حاضر و غائب

مورخہ 20 نومبر 2014ء بروز جمعرات نماز ظہر و عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر ::

مکرمہ زاہدہ بٹ صاحبہ (بنت مکرم عبدالخالق بٹ صاحب مرحوم۔ آف کینیا)

18 نومبر 2014ء کو 60 سال کی عمر میں لمبا عرصہ علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے بوجہ بیماری شادی نہیں کی تھی۔ مرحومہ کا جماعت کے ساتھ اچھا تعلق تھا۔ جب تک صحت اچھی رہی جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتی رہیں۔ چندہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب ::

(1) مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب (سابق نمبر دار قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

گزشتہ دنوں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے تقسیم ہند سے دو سال قبل بیعت کر کے قبول احمدیت کی سعادت پائی اور اس کے بعد ساری زندگی دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ نیز قرآن کریم سیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں اور اپنی حقہ نوشی کی پختہ عادت کو یکسر ختم کر دیا۔ آپ عبادت کا شغف رکھنے والے، مخلوق خدا کے ہمدرد، سخی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے بہت اخلاص کا تعلق اور مثالی محبت تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے نواسے مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ کو بطور استاد جامعہ احمدیہ ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(2) مکرمہ Yamina صاحبہ (آف الجزائر)

2 نومبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1991ء میں بیعت کی سعادت ملی۔ اس طرح آپ کو الجزائر کی پہلی احمدی خاتون ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ نرس تھیں۔ آخر وقت تک لوگوں کے علاج معالجہ کرنے کی خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ نمازوں کی پابند، پرہیزگار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بیعت کے بعد جب واپس الجزائر گئیں تو وہاں مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ نے بڑے ثبات قدم کے ساتھ نہ صرف لوگوں کا مقابلہ کیا بلکہ جماعتی سرگرمیوں کے لئے اپنا گھر بھی پیش کر دیا۔ آپ مکرم سمیر بخوطہ صاحب آف الجزائر مقیم فرانس کی والدہ تھیں جو ایک بہت مخلص داعی الی اللہ ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الرشید راشدہ صاحبہ (اہلیہ مکرم الحاج محمد افضل صاحب مرحوم۔ شیفیلڈ یوکے)

19 اگست 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت حاجی شاہنواز صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک، دعا گو اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔ خدمت خلق میں پیش پیش تھیں۔ غریب لوگوں کی بلا امتیاز مدد کرتی تھیں۔

.....

مورخہ 04 دسمبر 2014ء بروز جمعرات نماز ظہر و عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن سے ملحقہ محمود ہال میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر ::

مکرم منور احمد صاحب (ابن مکرم غلام قادر صاحب مرحوم آف سمندری۔ حال کولیرز ووڈ۔ لندن)

یکم دسمبر 2014ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان کے پڑپوتے تھے۔ اڑھائی سال قبل ربوہ سے یوکے آئے تھے۔ آپ کو جگر کا کینسر تھا جس کی وجہ سے یہاں آنے کے بعد آپ کا سارا عرصہ ہسپتال میں ہی گزرا۔ بہت سادہ مزاج، غرباء کی مدد کرنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب ::

(1) مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ (ابن مکرم سردار خان صاحب چیمہ آف لاہور)

8 نومبر 2014ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لمبا عرصہ چک نمبر 141 مراد ضلع بہاولنگر میں صدر جماعت اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت مہمان نواز، جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ غیر از جماعت میں بھی بہت اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ خلافت سے بہت پیار کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ کینیا و تنزانیہ کے تایا تھے۔

(2) مکرم رضوان حمید صاحب (ابن مکرم چوہدری حمید احمد صاحب بھلر آف قصور) جرمنی

گزشتہ دنوں 29 سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں قائد مجلس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ واقفین نو بچوں کی کلاسز بھی لیتے تھے اور تبلیغی سٹال پر ڈیوٹی دیتے رہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت مکرم چوہدری فتح محمد سیال صاحب مرحوم کی بدولت آئی۔

.....

مورخہ 12 دسمبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک نماز مغرب سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر ::

مکرمہ حفیظہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم آف گھٹیالیاں۔ حال یوکے)

8 دسمبر کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت سے وفا کا گہرا تعلق رکھنے والی، مہمان نواز، جماعت کی خدمت کرنے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم فرہاد احمد نے امسال جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کا امتحان پاس کیا ہے اور دو پوتے ابھی جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب ::

(1) مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب (ابن مکرم شریف احمد صاحب۔ پراچہ کالونی شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

یکم دسمبر 2014ء کو محمد پورہ گاؤں سے لاہور آتے ہوئے مریدکے کے نزدیک ایک ٹریفک حادثے میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے پراچہ کالونی شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری وصیت اور نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ آپ نے کئی بیعتیں بھی کروائیں۔ عہدیداران اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بڑے نیک اور مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ بڑی باقاعدگی سے کرتے تھے۔ آپ کو وقف عارضی کا بھی بہت شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عدنان احمد نذیر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

(2) مکرم چوہدری احمد علی صاحب (ابن مکرم برکت علی صاحب۔ صدر جماعت چک نمبر 108-RB چوہدری والا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

11 اگست 2014ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 30 سال جماعت چک نمبر 108-RB چوہدری والا کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، دعا گو، گاؤں میں اچھی شہرت رکھنے والے، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔

(3) مکرم کرنل محمود احمد صاحب (آف ربوہ)

5 دسمبر 2014ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دعا گو، تہجد گزار اور نماز روزہ کے پابند تھے۔ ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ بیروزگار نوجوانوں کو نوکریوں پر لگواتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان جماعت سے خاص محبت واخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے کے تایا تھے۔

(4) عزیزہ گل رخ اعجاز (بنت مکرم اعجاز احمد صاحب۔ فیصل آباد)

20 نومبر 2014ء کو گھر میں چوری کی واردات کے دوران چور کے خنجر کے وار سے 20 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چور نے مکرم اعجاز احمد صاحب کے گھر میں چوری کی واردات کرتے ہوئے ان کے بچوں پر خنجر کے پے در پے وار کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ گل رخ صاحبہ تو موقعہ پر ہی وفات پاگئیں۔ جبکہ ان کے دونوں بھائی اس وقت زیر علاج ہیں اور اب ان کی حالت اللہ کے فضل سے خطرے سے باہر ہے۔ مرحومہ B.Sc. کرنے کے بعد یونیورسٹی میں داخلہ کا انتظار کر رہی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ میں باقاعدہ، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی نیک، مخلص اور خوش مزاج بچی تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

.....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 دسمبر 2014ء کو 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ امۃ الرحمن حبیب صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد حبیب صاحب ارلز فیلڈ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الرحمن حبیب صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد حبیب صاحب۔ ارلز فیلڈ یوکے)

27 دسمبر 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1970ء کے ابتدائی ایام میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ حلقہ ارلز فیلڈ کی صدر بھی رہیں۔ لازمی چندوں کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ افریقہ میں بہت ساری مساجد کی تعمیر کیلئے بھی مالی مدد کی توفیق پائی۔ غریبوں کی مدد اپنی بساط سے بڑھ کر کیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ ملنسار، مہمان نواز، رشتہ داروں کا خیال رکھنے والی، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم سلسلہ (بیوت الحمد کالونی ربوہ)

7 ستمبر 2014ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 47 سال معلم سلسلہ کی حیثیت سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، بہت سادہ مزاج، متوکل، بروقت چندہ جات کی ادائیگی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے بچپن سے ہی اپنی زندگی وقف

کردی تھی۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیحد شوق تھا۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔

2۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔ ربوہ)

10 دسمبر 2014 کو 95 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے پاکستان میں کئی جماعتوں میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے 3 بیٹوں کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد افضل مرزا صاحب آجکل کینیڈا میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری (آف سلیم پور۔ ضلع سیالکوٹ)

14 دسمبر 2014 کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میٹرک کے امتحان کے بعد بچپن کی عمر میں ''الفضل'' کے مطالعہ سے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ 1942ء میں آپ فوج میں حوالدار کلرک کی حیثیت سے بھرتی ہوئے۔ آپ پُرجوش داعی الی اللہ تھے اور اردو اور انگریزی لٹریچر منگوا کر اپنی بٹالین میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ ملٹری سروس کے بعد پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں ملازم ہوگئے جہاں آپ نے جماعتی کتب و رسائل اور الفضل کی ایجنسی لے لی اور مسلسل 23 سال تک اس خدمت کو بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت سلیم پور میں صدر جماعت، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور زعیم انصار اللہ کی حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔ پنجگانہ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، بہت شفیق، چندہ جات میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کی اہلیہ شادی کے وقت احمدی نہ تھیں۔ مگر خاوند کے نیک نمونہ کو دیکھ کر انہوں نے بھی احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے نواسے مکرم صباح الظفر صاحب مبلغ انچارج قرغیزستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

4۔ مکرم آغا حمید اللہ خان صاحب (ابن مکرم آغا عبداللہ خان صاحب مرحوم)

14 دسمبر 2014ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے پابند، ملنسار، صلہ رحمی کرنے والے، ہمدرد، بہت خوش اخلاق اور باوفا انسان تھے۔ طبیعت میں مزاح کا عنصر غالب تھا۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کرتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

5۔ مکرمہ منصورہ اقبال صاحبہ (کراچی)

15 دسمبر 2014 کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بلڈ کینسر کی مریضہ تھیں۔ بیماری کا عرصہ بہت صبر و راضی بہ رضائے الٰہی رہتے ہوئے گذارا اور کبھی ناشکری کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائیں۔ آپ نمازوں کی پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز، ہر ایک سے احسان کرنے اور دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

6۔ مکرم احسان الحق صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم۔ جرمنی)

23 نومبر 2014ء کو 75 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 10 سال محلہ دارالنصر شرقی ربوہ میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بہت دُعاگو، تلاوت قرآن کریم کرنے والے، ہر ایک سے پیار سے پیش آنے والے، چندوں میں باقاعدہ، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔ جماعت اور خلافت سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرم مہر علی محمد صاحب (احمد نگر)

یکم ستمبر 2014 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے گورنمنٹ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد دفتر وصیت میں محرر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح آپ کو جماعت احمد نگر میں بحیثیت سیکرٹری مال و محاسب 20 سال خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

8۔ مکرمہ صفیہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم شوکت حیات مانگٹ صاحب۔ مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد)

2 دسمبر 2014 کو 51 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، خلافت سے محبت رکھنے والی، خدمت دین کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ طویل عرصہ سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھیں۔ بیماری کا تمام عرصہ نہایت صبر سے گذارا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 3 جنوری 2015ء بروز ہفتہ قبل نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ خدیجہ شہزاد صاحبہ (بنت مکرم علی شہزاد صاحب آف ہنسلو)

مختصر علالت کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بچی کے والد مکرم علی شہزاد صاحب نے 2003 میں بیعت کی۔ اس سے قبل تبلیغی جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ بیعت کے وقت انکی فیملی جرمنی میں مقیم تھی۔ 2005 میں برمنگھم شفٹ ہوئے اور اب ہنسلو جماعت کے ممبر ہیں۔ بیعت کے بعد سے ان کا جماعت کے ساتھ بڑا وفا کا تعلق ہے۔ بہت نیک نمازوں کے پابند مخلص اور باوفا انسان ہیں۔ آپ نے برمنگھم جماعت میں سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ حمیدہ بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرزاق خان صاحب)

27 اکتوبر 2014 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ملتان قیام کے دوران 5 سال لجنہ اماء اللہ میں سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ 1989ء میں مستقل طور پر ربوہ میں شفٹ ہوگئیں۔ لجنہ میں فعال داعی الی اللہ تھیں۔ دینی علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ کو بہت سے بچوں کو قرآن کریم اور نماز باترجمہ پڑھانے کی سعادت بھی ملی۔ اسی طرح کئی بچوں کو قصیدہ بھی یاد کروایا۔ بہت نیک دعا گو، اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی، غریب پرور، بیواؤں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی، باہمت مخلص اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 8 بیٹے بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرمہ صفیہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم شوکت حیات مانگٹ صاحب۔ صدر جماعت مانگٹ اونچا)

2 دسمبر 2014 کو 51 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ لجنہ اماء اللہ مانگٹ اونچا کی فعال ممبر تھیں اور مجلس عاملہ کی ممبر کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ نمازوں کی پابند، بہت مہمان نواز، غریب پرور، خدمت دین کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (ربوہ)

10 دسمبر 2014 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ محمد بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ آپ عبادت گزار بہت دعا گو، غریب پرور ہمدرد مالی قربانی اور چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 7 جنوری 2015 بروز بدھ قبل نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم منصور الحق خان صاحب آف ساؤتھ آل لندن۔

5 جنوری 2015 کو طویل علالت کے بعد 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق تنزانیہ سے تھا۔ آپ مکرم ناصر خان صاحب (نائب امیر جماعت یوکے) کے چچا اور مکرم چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب (سابق مبلغ سلسلہ کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ) کے برادر نسبتی تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 3 نواسیاں سوگوار ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم عطاء اللہ صاحب واقف زندگی (ابن مکرم محمد بخش صاحب آف کنری حال ربوہ)

30 دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1947 میں زندگی وقف کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر کچھ عرصہ کیلئے سیالکوٹ اور پھر کنری (سندھ) چلے گئے جہاں جننگ فیکٹری میں 1947 سے 1989 تک خدمت کی توفیق پائی۔ کنری میں قیام کے دوران آپ تمام عرصہ امام الصلوٰۃ اور 25 سال تک سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ باقاعدہ تہجد ادا کرنے والے اور خلافت سے بےلوث محبت کرنے والے اور خلیفۂ وقت کے حکم کو اولین ترجیح دینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ باقاعدگی سے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کو 1951 میں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سمیع اللہ قمر صاحب (سابق امیر و مشنری انچارج زمبابوے) کی وفات ہوئی تو آپ نے انتہائی صبر سے کام لیا اور اہل خانہ اور دیگر عزیز و اقارب کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہے۔ آپ 2001 میں ربوہ شفٹ ہوگئے اور وہاں قیام کے دوران بھی ایک عرصہ تک امام الصلوٰۃ کے طور پر خدمت کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 6 بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری محمد ریاض احمد صاحب (وینکوور کینیڈا)

25 دسمبر 2014 کو ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1973 میں اپنے خاندان میں اکیلے احمدیت

قبول کرنے کی سعادت پائی۔ اس کی وجہ سے انہیں عاق کر دیا گیا۔ مگر آپ ان سب مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہے۔ بعد ازاں آپ نے کینیڈا میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ نہایت ملنسار، ہنس مکھ، دین کے فدائی اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم خدمت دین اور تبلیغ کے لئے ایک خاص جوش اور ولولہ رکھنے والے ایک فعال داعی الی اللہ تھے اور تبلیغی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ گیارہ سال قبل جب برٹش کولمبیا کے علاقوں میں تبلیغی پروگراموں کا آغاز ہوا تو آپ نے اس خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا اور اپنے دونوں بیٹوں کے ہمراہ ہزاروں میل کا سفر اختیار کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔مکرمہ بشریٰ مسعود صاحبہ (اہلیہ مکرم مسعود احمد درد صاحب مرحوم۔کراچی)

16 دسمبر 2014 کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ ڈرگ روڈ کراچی میں 10 سال سیکرٹری اشاعت اور 5 سال سیکرٹری خدمت خلق کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ متقی پرہیزگار، مہمان نواز، غریب پرور، بیماروں کی عیادت کرنے والی، خلافت سے والہانہ عشق کا تعلق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے عزیزم شاہد احمد مسعود جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ شاہد کے طالب علم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 9 جنوری 2015 بروز جمعۃ المبارک قبل نماز مغرب مسجد فضل سے متصل محمود ہال میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔مکرمہ سیدہ شیریں تاج صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب مرحوم اپرچم۔یوکے)

29 دسمبر 2014 کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت سید پیر حاجی احمد صاحب ؓ ہوشیار پوری کی بہو تھیں۔ آپ مانسہرہ کے نزدیکی گاؤں میں ایک مولوی گھرانہ میں پیدا ہوئیں اور غالباً اس علاقہ میں احمدیت قبول کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعاگو، چندوں میں باقاعدہ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم سید ناصر آفتاب صاحب دفتر وکالت مال لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔مکرم آفتاب احمد صاحب (ویسٹ کرائیڈن یوکے)

6 جنوری 2014 کو مختصر علالت کے بعد 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب ؓ مرہم عیسیٰ کے پوتے اور مکرم حضرت ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی صاحب ؓ کے بیٹے تھے۔ پاکستان ریلوے میں ملازم تھے اور 2 سال قبل ہی یوکے آئے تھے۔ آپ نمازوں کے پابند، دیندار، خوش مزاج، چندہ جات میں باقاعدہ خلافت کے ساتھ محبت رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے کرائیڈن جماعت میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب مرحوم واقف زندگی۔ربوہ)

2 نومبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق مرحوم کی ہمشیرہ تھیں۔ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے شادی کے فوراً بعد نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔مکرم عبدالرزاق صاحب (ابن مکرم صوفی عبد الکریم صاحب مرحوم۔ہمبرگ جرمنی)

24 نومبر کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ماسٹر اللہ دتہ صاحب ؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم شیخ خادم حسین صاحب مرحوم استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے داماد تھے۔ 35 سال جرمنی کے شہر نیورن برگ میں رہے جہاں تبلیغی سرگرمیوں میں شامل ہوتے تھے۔ مرحوم بہت اچھے اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ اپنے ریجن بائرن میں بنگلہ ڈیسک کے انچارج بھی رہے۔ گزشتہ 3 سال سے ہمبرگ میں مقیم تھے۔ جہاں آپ کو زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت کے ساتھ بہت ہی تعاون اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ پاکستان کی نیشنل باسکٹ بال ٹیم میں بھی شامل رہے۔ آپ نہایت سادہ مزاج، بہادر خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔مکرمہ ھبہ تسلیم صاحبہ (اہلیہ مکرم تسلیم عارف احمد صاحب۔جاپان)

23 نومبر 2014ء کو 22 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈیڑھ سال قبل شادی ہوئی اور گزشتہ ایک سال سے اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں مقیم تھیں۔ 2006 میں مخالفین احمدیت کی ایک سازش کے نتیجہ میں 10 دن تک آپ کو اپنے والدین کے ہمراہ جدہ میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ والدین، ایک بہن اور ایک بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

....

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 22 جنوری 2015ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم شفیق احمد صاحب (بلیک برن یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم شفیق احمد صاحب (بلیک برن یوکے)

20 جنوری 2015 کو ہارٹ اٹیک سے 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک سال قبل ہی یوکے آئے تھے۔ جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے بہت خلیق، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو جب بھی جماعتی کام کیلئے بلایا جاتا تو نہایت بشاشت سے حاضر ہوتے۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رشید احمد صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بیٹے تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب (مربی سلسلہ ربوہ)

30 دسمبر کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید محمد حسین صاحب ؓ کے بھتیجے تھے۔ آپ کو پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے امیر و مشنری انچارج کینیڈا مقرر فرمایا جہاں آپ کو مشن ہاؤس کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ بعد ازاں آپ نے افریقہ کے مختلف ممالک اور پاکستان کے علاوہ وکالت اشاعت ربوہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جو کام بھی آپ کے سپرد ہوتا اسے بخوبی اور احسن طریق سے سرانجام دیتے۔ آپ بڑے عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ بلند حوصلہ، خوش گفتار، اعلیٰ سیرت و کردار کے مالک، سلسلہ کی خاطر جوش و جذبہ رکھنے والے بااصول اور غیر تمند انسان تھے۔ اپنوں اور غیروں کے ہمدرد نظام جماعت اور خلافت کے شیدائی تھے۔ آپ دھیمے مزاج کے تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بہت توجہ دیتے تھے، مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔مکرمہ حبیبہ راحت صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد محب اللہ صاحب مرحوم۔مبلغ سلسلہ بنگال، بنگلہ دیش)

6 جنوری 2015 کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی دیندار، صوم وصلوۃ کی پابند، دعاگو، مہمان نواز، قناعت پسند، صابرہ باہمت، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے شوہر کے ہمراہ مختلف جماعتوں میں مشکل حالات میں صبر و شکر کے ساتھ گزارا کیا اور کبھی دنیاوی آسائش کی خواہش نہیں کی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولانا ظل الرحمان صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کی بیٹی تھیں اور مکرم مولانا محمود احمد شاہد صاحب مرحوم سابق امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا کی دوسری والدہ اور مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی کی بہن تھیں۔ آپ کے داماد مکرم محمد امداد الرحمن صدیقی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

3۔مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب راجوری۔کنری سندھ۔حال ربوہ)

31 مئی 2014 کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے والہانہ عشق رکھنے والی اور باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت عقیدت اور وفا کا تعلق تھا۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کے خطبات سننے کے علاوہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے 2 بیٹے مربی سلسلہ ہیں جن میں سے مکرم مصباح الدین محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ و مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم برہان الدین محمود صاحب گوئی کشمیر میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

4۔مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب (ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب آف قصور۔حال ربوہ)

27 دسمبر 2014 کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت غریب پرور صلہ رحمی کرنے والے، مالی قربانی میں حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت کے وفادار اور خلافت سے گہری وابستگی اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

5۔مکرمہ سعیدہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم خادم حسین صاحب ربوہ)

29 اکتوبر 2014 کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، دیندار ملنسار، خوش مزاج اور بااخلاق چندہ جات میں باقاعدہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات خود بھی باقاعدگی سے سنتیں اور دوسروں کو بھی سننے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁❁❁

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7155 میں عبدالرحیم خان ولد عبدالحلیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 ستمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔سوادو بیگھہ کھیتی کی زمین خسرہ نمبر 672_1953۔تین ستک گھر زمین پر دو کمرے ہیں (مٹی کا) خسرہ نمبر 529۔تین ستک گھر زمین خسرہ نمبر 712۔ تین ستک گھر زمین خسرہ 577۔میرا گزارہ آمد از تجارت 3500 روپے ماہوار ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لعل محمد   العبد: عبدالرحیم خان   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7156 میں روشن آراء خاتون زوجہ عبدالرحیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج۔ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 ستمبر 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 6 گرام 22 کیرٹ۔حق مہر کے عوض میں 17 ستک کھیتی زمین خسرہ 2585/2586۔تین ستک گھر زمین خسرہ نمبر 712 حق مہر وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لعل محمد   الامۃ: روشن آراء خاتون   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7157 میں عبدالغفار ولد فراموز علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن بھوانی پور ڈاکخانہ جستھا۔پی ایس نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ستمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔18 ڈسمل کھیتی زمین۔گھر زمین 8 ڈسمل میں دو کمرے تعمیر ہوئے ہیں۔پلاٹ نمبر 3417۔مذکورہ بالا جائیداد میں خاکسار کے بھائی کا بھی حصہ ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 5400 روپے ماہوار ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اماذ الدین   العبد: عبدالغفار   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7158 میں شمس النہار بی بی زوجہ عبدالغفار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن بھوانی پور ڈاکخانہ جستھا ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ستمبر 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 4 گرام 22 کیرٹ حق مہر 500 روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اماذ الدین   الامۃ: شمس النہار بی بی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7159 میں عبدالمومن ولد سہراب شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن بھاگلد گھی ڈاکخانہ اجیر پور ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔اڑھائی کٹھہ (5 ڈسمل) زمین پر ایک گھر۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5428 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: عبدالمعبود   العبد: عبدالمومن   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7160 میں ہومائیرا بی بی زوجہ عبدالمؤمن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن بھاگلد گھی ڈاکخانہ اجیر پور ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سیف الدین   الامۃ: ھومائیرا بی بی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7161 میں سوکھینا بیگم زوجہ اماذ الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن بھوانی پور ڈاکخانہ جستھا ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ستمبر 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 10 گرام 22 کیرٹ،حق مہر 10000 وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اماذ الدین   الامۃ: سوکھینا بیگم   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7162 میں محمد حسن مبارک ولد محمد اماذ الدین قوم احمدی مسلمان، طالب علم تاریخ پیدائش 21 مارچ 1994ء تاریخ بیعت 1999 ساکن بھوانی پور ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ستمبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: محمد اماذ الدین   العبد: محمد حسن مبارک   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7163 میں روح الامین خان ولد سوجابت خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن احمدیہ مسلم مشن 205 نیو پارک سٹریٹ کولکاتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: شیخ ہارون رشید   العبد: روح الامین خان   گواہ: عبدالحمید کریم

مسل نمبر:7164 میں مرزا وسیم احمد ولد مرزا عنایت اللہ قوم احمدی مسلمان، طالب علم تاریخ پیدائش 10 اکتوبر 1987 پیدائشی احمدی ساکن 205 پارک سٹریٹ کولکاتہ۔17۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم   العبد: مرزا وسیم احمد   گواہ: شیخ ہارون رشید

مسل نمبر:7165 میں نوشاد علی ولد احمد علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن ٹکپور ڈاکخانہ پانڈلیا ضلع ہوگلی صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ستمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 12000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وارث علی   العبد: نوشاد علی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7166 میں نور بیگم زوجہ عرفت اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج۔پی ایس ملّار پور، ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 5 گرام 22 کیرٹ حق مہر وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمن   الامۃ: نور بیگم   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7167 میں شیخ منیر الحق ولد شیخ غلام مصطفی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن امام نگر ڈاکخانہ مونگلدھی ضلع بیر بھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ستمبر

2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غازی ابصار علی العبد: شیخ منیر الحق گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر: 7168 میں محمودہ بیگم زوجہ محمد شمشیر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن سیان (مولاڈنگا) ڈاکخانہ سیان ضلع بیربھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیرٹ۔ ایک بیگھہ کھیتی زمین موضع پریو اسلام پور۔ پلاٹ نمبر 796 (45 ستک) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شمشیر علی الامۃ: محمودہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر: 7169 میں روشن آراء زوجہ عبدالمعبود قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن گنگا رام پور ڈاکخانہ کورما ضلع بیربھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 22 کیرٹ 20 گرام حق مہر 21000 روپے بذمہ خاوند۔ چاندی 3 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمعبود الامۃ: روشن آراء گواہ: ناصر احمد زاہد

وقف جدید کے 58ویں سال کا بابرکت اعلان

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015 میں وقف جدید کے 58ویں سال کا اعلان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان عالمی سطح پر وصولی کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے۔ الحمدللہ۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں سورۃ التغابن کی آیت نمبر 17-18 کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری کرو اور اللہ تعالیٰ کے جو بے شمار احکامات ہیں ان میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردّد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ مالی قربانی جو مومنین کرتے ہیں ایک نیک مقصد کیلئے ہوتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کیلئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔‘‘

نیز فرمایا ’’والدین کا بھی کام ہے کہ گھر کے ماحول کو دینی رکھیں اور باقی نیکیوں کے ساتھ، عبادتوں کے ساتھ چندوں کی اہمیت کے بارے میں بھی وقتاً فوقتاً بچوں کے دلوں میں ڈالتے رہیں۔‘‘

نیز فرمایا:

’’مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخراجات کی فکر نہیں کہ وہ کس طرح پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ انشاء اللہ پورے کرے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ ہمیں اپنے اندر قربانیوں کی روح پیدا کرنے والے زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور دوسرے عام احمدی بھی رابطوں کی مہم جاری رکھیں۔‘‘

گزشتہ سال کے ٹارگیٹ کے مقابل سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال 2015 کیلئے پچاس لاکھ روپے اضافے کے ساتھ ٹارگیٹ مقرر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی منشاء مبارک کے مطابق وقف جدید کے اس مالی جہاد میں اپنے وعدہ جات کا بغور جائزہ لیتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اضافہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس مالی قربانی میں حصہ لینے والے جملہ احباب کے اموال و نفوس میں بے انتہاء برکت عطا فرمائے اور ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید بھارت)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

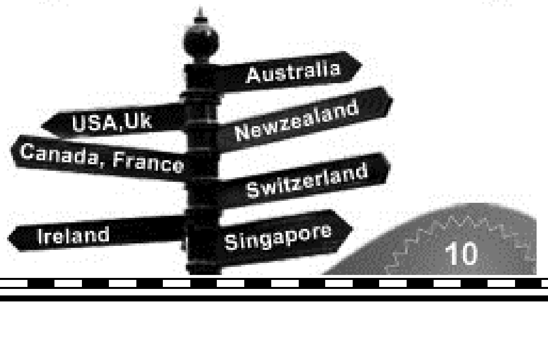

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

پس مربیان اور مبلغین اور دوسرے واقفین زندگی جن کو دین کا علم ہے خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ کریں کہ لوگوں کی استعدادوں کو سہارے دے کر اوپر لائیں۔ کم از کم درجے سے اوپر کے درجوں کی طرف استعدادوں کو بڑھانے میں مدد دیں یا جن درجوں پر ہیں اس کے بھی جو مختلف معیار ہیں ان کو بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ بات جہاں ترقی کرنے والے افراد کے ایمان و یقین میں اضافہ کرنے والی ہوگی وہاں جماعتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔ مبلغین اور مربیان کو تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ تمہارے علم کی وجہ سے تمہاری استعدادیں بڑھائی گئی ہیں ان کو اپنے بھائیوں کی استعدادیں بڑھانے کے لئے استعمال کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ۔ اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے کئی جامعات چل رہے ہیں جہاں سے دینی تعلیم حاصل کر کے مربیان اور مبلغین نکل رہے ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ جماعت کی تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دیں۔ دینی علم انہوں نے صرف خاص موقعوں اور تقریروں یا مناظروں یا صرف چند افراد کو تبلیغ کرنے کے لئے نہیں سیکھا بلکہ مسلسل اپنے آپ کو اس کام میں مصروف رکھنا ہے۔ یہ ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اپنوں کی تربیت بھی کرنی ہے۔ ان کے ایمان و ایقان میں اضافے کے انہیں طریق بھی سکھانے ہیں۔ ان کی استعدادوں کو بڑھانے کی کوشش بھی کرنی ہے اور دنیا کو خیر کی طرف بلانے کے نئے سے نئے راستے اور طریق بھی ایجاد کرنے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں جو اپنے ایمان اور دینی علم کی استعدادیں بڑھا کر پھر دنیا کی بھلائی کے لئے اسے استعمال کریں اور واقفین زندگی نے اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے۔ پس یہ علم اور یہ پیشکش اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا حق ادا کریں۔ یہ صحیح ہے کہ اس علم کے سیکھنے اور سکھانے میں بھی سب برابر نہیں ہو سکتے۔ ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیتیں ہیں جیسا کہ ہر ایک ایک جیسا دوسرے کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔ دوسروں کی صلاحیتوں کو اجاگر نہیں کر سکتا۔ ہر ایک کی اپنی انفرادی صلاحیت دین کا علم سیکھنے اور سکھانے میں مختلف ہوتی ہے لیکن جتنی صلاحیت ہے جتنی استعداد ہے اس کے استعمال کے تو اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جب ہر ایک اس طرح سنجیدگی سے کوشش کرے گا تو جہاں اپنے کمزور بھائیوں کے لئے فائدہ مند ہوں گے وہاں جماعت کے معیار بھی بلند کرنیوالے ہوں گے۔

پس واقفین زندگی اور خاص طور پر مربیان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں افراد جماعت کی استعدادوں کے معیار بلند کرنے میں۔ اسی طرح عہدے دار ہیں۔ افراد جماعت انہیں اس لئے عہدے دار بناتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان افراد کی جن کو ہم کوئی عہدہ دینا چاہتے ہیں ان کی استعدادیں ان کا علم ان کی عقل ہم سے بہتر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منتخب کرنے والوں کی یہ سوچ ہونی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کرتے کیونکہ یہ کم از کم معیار ہے۔ یہ سوچ رکھنا۔ فرض کی ادائیگی کا اگر یہ کم از کم معیار عہدے دار منتخب کرتے وقت سامنے ہو تو کبھی کوئی ایسا عہدے دار منتخب نہ ہو جو صرف عہدے کے لئے منتخب کیا گیا ہو۔ تو بہر حال عہدے داروں کا بھی یہ فرض ہے کہ جماعت کی علمی اور دینی ترقی کے معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کریں ان کی استعدادوں کو بڑھانے کی کوشش کریں تا کہ اپنے اپنے لحاظ سے استعدادوں میں اضافہ ہوتا رہے ہر ایک شخص کے۔ تربیت کا معاملہ ہے تو سیکرٹری تربیت اور صدر جماعت کے ساتھ باقی عاملہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے نمونے کے ساتھ دوسروں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔ مثلاً خطبات سننا ہے درس سننا ہے جماعتی پروگراموں میں شامل ہونا ہے تا کہ دینی اور علمی اور روحانی ترقی ہو۔ ان فنکشنز پر لانا اور پھر ان خطبات وغیرہ اور جلسوں وغیرہ سے فائدہ اٹھا کر مستقل افراد جماعت کو یاددہانی کرواتے رہنا یہ کام ہے عہدے داروں کا۔ جہاں یہ مربیان کا فرض ہے وہاں عہدے داروں کا بھی کام ہے۔ عاملہ کے تمام ممبران کا فرض ہے۔

بعض مربیان جو ہیں بڑے اعلیٰ رنگ میں اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ میرے خطبے کے نوٹس بھی لیتے ہیں پھر اپنے درسوں میں اپنی مجلسوں میں سارا ہفتہ کسی نہ کسی بات کو لے کر تلقین کرتے ہیں جس کا افراد پر بھی افراد جماعت پر بھی نیک اثر پڑتا ہے۔ کئی لوگ مجھے اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں کہ درس سن کے ہمارے دینی علم میں اضافہ ہوا۔ فلاں عمل کو ہمیں صحیح طور پر کرنے کا طریق پتا چلا۔ ہماری سستیاں دور ہوئیں۔

پس سہاروں کی بہر حال ضرورت پڑتی ہے اور ذمے دار لوگوں کا یہ کام ہے کہ کمزوروں کا سہارا بنیں۔ وہ لوگ جنہوں نے دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے اور وہ لوگ جن پر یہ ذمہ داری ہے کہ کمزوروں کا سہارا بننے کی کوشش کریں ان کو بہر حال اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی نماز باجماعت کی بات ہوئی ہے کہ مردوں پر فرض ہے۔ اکثر میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اس میں بھی اگر باقاعدہ آنے والے سہارا بننے کی کوشش کریں تو بہتری آ سکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ عہدے دار ہی ہوں عام آدمی بھی سہارا بن سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس موضوع پر بات کرتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا کہ ایک دن میں عشاء کی نماز پر آیا مسجد میں تو میں نے دیکھا کہ صرف دو صفیں تھیں۔ قادیان کی بات ہے۔ تو میں نے کہا کہ لوگ ہمسائیوں کو بھی ساتھ لے آیا کریں نماز پر آتے ہوئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اگلے دن تعداد بڑھنی شروع ہو گئی۔ اب جو نئے آنے والے تھے۔ ان کو پتا ہے کہ نماز ضروری ہے۔ یہ تو ہر ایک کو پتا ہے فرائض میں داخل ہے لیکن اس استعداد کی کمی تھی کہ اس اہمیت کو یاد رکھ سکیں یا سستی نے استعدادوں کو کم کر دیا تھا۔ تو یاددہانیاں بھی استعدادوں کو چمکا دیتی ہیں یا ان کو بہتر کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ پس ذرا سی کوشش سے سست لوگ اپنی غفلت دور کر سکتے ہیں۔ اس لئے گزشتہ دنوں جب میں نے خاص طور پر بعض تربیتی کاموں کی طرف امام صاحب کو عطاء المجیب راشد صاحب کو توجہ دلائی تو یہ بھی کہا تھا کہ ایک دوسرے کو مسجد میں لانے میں مدد کریں۔ یہ بھی افراد جماعت کو کہیں۔ یہاں اگر فاصلے زیادہ ہیں تو ہمسائے اپنی سواری بدل بدل کر استعمال کر سکتے ہیں تا کہ کسی پر بوجھ بھی نہ پڑے پٹرول کے خرچ کا۔ بعض لوگ پہلے بھی اس طرح کرتے ہیں۔ اگر اس طرح آپس میں ایک دوسرے کو کہہ دیں تو مسجد کی حاضری کافی بہتر ہو سکتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بات سے ہر ایک یکساں فائدہ نہیں اٹھاتا۔ یاددہانی کی ضرورت رہتی ہے۔

پھر توجہ کی بات ہو رہی ہے بات ہے توجہ قائم رکھنی چاہئے خطبات میں بھی۔ خطبوں کے دوران بھی بعض دفعہ میں نے بھی دیکھا ہے بعض خود بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ بعض دفعہ اونگھ جاتے ہیں لوگ اور صرف اونگھ نہیں جاتے بلکہ اتنی گہری نیند میں چلے جاتے ہیں کہ جھٹکا کھا کر ساتھ والے پہ گرتے ہیں۔ اس کو بیچارے کو پھر ٹھوکر لگانی پڑتی ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جن کی شنوائی کم ہوتی ہے صحیح طرح سن نہیں سکتے۔ مطلب نہیں اخذ کر سکتے۔ بعض اپنی سوچوں میں گم ہو جاتے ہیں تو ایسے مختلف قسموں کے لوگ جو ہیں وہ کیا صرف ان کے لئے فرض کر لینا کہ انہوں نے خطبہ سن لیا یا تقریر سن لی اس میں کیا اثر ہو سکتا ہے۔ بہر حال ان کے لئے یاددہانی اور توجہ کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جو بعد میں کرائی جاتی رہنی چاہئے۔ جلسوں کے دوران تو شاید بعض لوگ اس لئے بھی نعرہ لگا دیتے ہیں کہ ارد گرد بیٹھے ہوؤں کو اونگھتا ہوا دیکھتے ہیں یا اپنی نیند مٹانی چاہتے ہیں۔ تو بہر حال تقریر سننا خطبہ سننا توجہ سے سننا اسے جذب کرنا اس پر عمل کرنا یہ سب باتیں ہر ایک کی اپنی اپنی استعدادوں پر منحصر ہیں اور اگر یاددہانیاں ہوتی رہیں تو استعدادیں بہتر ہوتی جاتی ہیں۔

پھر اسلام ہر مؤمن کیلئے یہ بھی ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے ساتھ آگے بڑھانے کی کوشش کرے اور یہ حقیقی اسلامی مؤاخات بھی ہے بھائی چارہ اور محبت بھی ہے ایک دوسرے سے کہ ان کا خیال رکھا جائے ان کو توجہ دلائی جائے ان کے فرائض کی طرف۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مؤمنوں پر فرض کیا ہے کہ وہ جب آگے بڑھیں تو اپنے بھائیوں کو بھی بلائیں کہ آؤ اسے حاصل کرو۔ جو کمزور ہیں انہیں کھینچ کر اوپر لائیں۔ یہ کام خود بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنائے گا۔ دوسروں کو کھینچ کر اوپر لانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر کی طرف لے جانے والا ثواب کا ویسا ہی مستحق ہوتا ہے جیسا کہ نیکی کرنے والا۔ پس نماز پڑھنے والے کو باجماعت نماز پڑھنے والے کو جہاں اپنی نمازوں کا باجماعت نماز پڑھنے کا ستائیس گنا ثواب ملے گا وہاں اگر وہ اپنے ساتھ لانے والے جتنے افراد ہوں گے ان کا بھی ثواب کما رہا ہوگا۔ مثلاً اگر ایک شخص تین اشخاص کو لے کر آتا ہے اپنے ساتھ تو اس نماز میں اس کا ثواب ستائیس گنا کی بجائے ایک سو آٹھ گنا ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے بھی دیکھیں کیا کیا انداز ہیں اپنے بندوں کو نوازنے کے۔ پس ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں چست ہو وہاں دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ہر ایک اس سوچ کے ساتھ کام کرے تو ہم نہ صرف دوسروں کی استعدادیں بڑھانے میں حصہ دار بن رہے ہوں گے بلکہ اپنی استعدادیں بھی اس سوچ کے ساتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ میں نے بھی ایک جگہ کھڑے نہیں رہنا۔ ترقی کرنی ہے اور پھر دوسروں کو خیر مہیا کر کے اللہ تعالیٰ کے کئی گنا فضلوں کے بھی مستحق بن رہے ہوں گے جیسا کہ میں نے بتایا حدیث سے۔ اور یہ سوچ جماعت کی عمومی ترقی میں بھی ایک تغیر پیدا کرنے والی بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی استعدادوں کو بڑھاتے چلے جانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے چلے جانے والے ہوں۔

بعد ازاں حضور انور نے دو مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔ ایک محترمہ جنان الانی صاحبہ شام کی رہنے والی ہیں جو آجکل ترکی میں تھیں ان کا ہے جو 23 رجنوری 2015ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ آخر 1994ء میں ایم۔ ٹی۔ اے سے تعارف ہوا۔ لقاء مع العرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جوابات سے یہ بہت متاثر ہوئیں اور 1995ء میں اپنے خاوند کے سامنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اسی فیصلہ میں ان کی بیٹی بھی ان کے ساتھ تھیں۔ گو انہیں اپنے والد کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تا ہم ان کی نیکی تقویٰ حسن اخلاق حسن اعمال کو دیکھ کر ان کے خاوند اور دیگر بچے بھی احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ حبیبہ صاحبہ میکسیکو کا ہے جو 19 رجنوری 2015ء کو سو سال سے زائد عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے جون 2014ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کی ولادت میکسیکو کے ایک گاؤں میں کیتھولک مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ حضور انور نے ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرمایا اور بعد نماز جمعہ جنازہ غائب پڑھایا۔ ❁❁

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 12 Feb 2015 Issue No.7

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

مربیان اور مبلغین اور دوسرے واقفین زندگی جن کو دین کا علم ہے خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ کریں کہ لوگوں کی استعدادوں کو سہارے دے کر اُوپر لائیں۔ یہ بات جہاں ترقی کرنے والے افراد کے ایمان و یقین میں اضافہ کرنے والی ہوگی وہاں جماعتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 30 جنوری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔پس اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ وہ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جو انسانی طاقت سے باہر ہو اس کی استعدادوں سے باہر ہو اس کی قابلیت سے باہر ہو۔پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے احکام آتے ہیں جن پر عمل انسانی طاقت سے باہر نہیں تو پھر ان پر عمل کی ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے۔ایک حقیقی مؤمن یہ عذر نہیں کرسکتا کہ فلاں حکم میری طاقت سے باہر ہے۔اگر خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی اس بات پر بھی ایمان لازمی ہے کہ اس کے تمام احکام ہماری استعدادوں کے مطابق ہیں اور ہمیں ان پر اپنی تمام تر استعدادوں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ حکم ہے تم اس پر عمل کر کے اس کے اعلیٰ ترین معیاروں کو ضرور حاصل کرنا ورنہ اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے تم سزا کے مستحق ٹھہرو گے بلکہ یہ فرمایا کہ ہر حکم پر عمل تمہاری استعدادوں کے مطابق ضروری ہے اور جب ہم انسانی فطرت کا انسان کی حالت کا جائزہ لیتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ ہر انسان کی حالت مختلف ہے۔اس کی دماغی حالت اس کی جسمانی ساخت اس کا علم ذہانت وغیرہ مختلف ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوریوں اس کی حالت اور اس کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے احکامات میں ایسی لچک رکھ دی ہے جس کے کم سے کم معیار بھی ہیں اور زیادہ سے زیادہ معیار بھی مقرر ہیں۔پس جب ایسی لچک ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میرے احکامات پر دیانتداری سے عمل کرو۔پس یہ خوبصورت تعلیم ہے اسلام کی جو انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے دی گئی ہے۔کسی کو اس اعتراض کی گنجائش نہیں رہنے دی کہ اے اللہ! تو نے میری فطرت تو ایسی بنائی ہے میری حالت تو ایسی بنائی ہے اور احکامات اس سے مطابقت نہ رکھنے والے دیئے ہیں۔حکم تو تو مجھے یہ دے رہا ہے کہ اعلیٰ ترین معیار تیرے احکامات پر عمل کر کے قائم کروں اور میری جسمانی حالت یہ ہے کہ میں اس پر عمل اس معیار کے مطابق کر ہی نہیں سکتا یا میری ذہنی حالت نہیں یا میری اور کمزوریاں ہیں جو ان معیاروں کو حاصل کرنے میں روک ہیں۔ میں کس طرح اس پر عمل کرسکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ کہہ کر تمام عذر ختم کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے احکامات اپنی تعلیم پر عمل کا انسان کو بیشک مکلف ٹھہرایا ہے اس کو کہا ہے کہ تم ضرور کرو مگر اس کا چھوٹے سے چھوٹا معیار رکھ کر اس پر عمل نہ کر کے مؤاخذہ سے بچنے والوں کا عذر نہیں رہنے دیا۔فرما دیا کہ یہ معیار ہیں تمہاری حالت کے مطابق ان پر تو بہر حال چلنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

کوئی آدمی بھی خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہوسکتا۔قویٰ کی برداشت اور حوصلے سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے قویٰ جو اس کو اعضاء دیئے ہوئے ہیں جو طاقتیں دی ہوئی ہیں اس کی برداشت اور طاقت کے مطابق اپنے احکامات پر عمل کرنے کی انسان سے توقع کی ہے۔ پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ط ۔کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شریعت کا مدار نرمی پر ہے سختی پر نہیں۔یعنی ہر ایک سے اس کی استعدادوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا شریعت نرمی اور آسانی دیتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے استعدادوں کے مطابق عمل کا کہہ کر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کی حد مقرر کر دی۔ یہ حد بندی کر دی۔ ہر ایک کی اپنی ذہنی اور علمی حالت کے مطابق انسانی عقلوں کی بھی حد بندی کر دی۔ کاموں کی بھی حد بندی کر دی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ادنیٰ عقل سے لے کر اعلیٰ عقل تک مختلف درجوں کے لحاظ سے معیار رکھے ہیں۔ کوئی بڑا عقلمند ہے کوئی کم عقلمند ہے۔ کسی میں زیادہ صلاحتیں استعدادیں ہیں کسی میں کم ہیں۔ دنیا داری کے معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ دماغی رجحان اور حالت کے مطابق کوئی اعلیٰ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ صلاحیت رکھتے ہوئے بہت آگے نکل جاتا ہے کوئی درمیان میں رہتا ہے کوئی بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ پھر پیشوں کے لحاظ سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی پیشے میں آگے نکلنے کی صلاحیت رکھتا ہے کوئی کسی پیشے میں۔ تعلیم کے لحاظ سے کسی کا رجحان کسی مضمون کی طرف ہوتا ہے کسی کا کسی طرف۔ تو یہ ایک فطری چیز ہے کہ رجحان مختلف کاموں کے کرنے اور ان میں کامیابی حاصل کرنے کی طرف لے جاتے ہیں۔ بہرحال کوئی انسان برابر نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا برابر نہ حالات اس کو برابر رکھ سکتے ہیں۔ انسانوں کی صلاحیتوں میں فرق ہوتا ہے۔ برابر مواقع بھی دیئے جائیں تو تب بھی کوئی آگے نکل جاتا ہے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے۔ عقل کے علاوہ بھی بعض عوامل کارفرما ہوتے ہیں یہی حالت ایمان کی بھی ہے۔ جس طرح ظاہری طور پر ہوتا ہے اس طرح ایمان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی بھی یہی حالت ہے کوئی آگے نکل جاتا ہے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے۔ اپنی اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کے مطابق۔ ہم یہ امید تو سب سے کرسکتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں لیکن یہ نہیں ہوسکتا ہے نہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ سب کا ایمان اور عمل کا معیار ایک جیسا ہو جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض ہے۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں اگر نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی روزے فرض ہیں ۔آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں نفلی روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوۃ ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں ثواب کی خاطر تم نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ یہ باتیں سن کر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا کہ خدا کی قسم! نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس کو کامیاب سمجھو۔ آپ نے فلاح پانے والا کہا اس کو اور یہ کہہ کر جنت کی بشارت دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ انسانی نفوس کو ان کی وسعت علمی سے زیادہ کسی بات کو قبول کرنے کے لئے تکلیف نہیں دیتا اور وہی عقیدے پیش کرتا ہے جن کا سمجھنا انسان کی حد استعداد میں داخل ہے تا اس کے حکم تکلیف ما لا یطاق میں داخل نہ ہوں۔

پس ہر ایک کے عمل اور سمجھ کی جو استعداد کی حد ہے وہی اس کی نیکی کا معیار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ طاقت سے بڑھ کر کسی کو تکلیف میں نہیں ڈالتا۔ یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی پاتال تک ہے، گہرائی تک ہے۔ کسی بھی قسم کا بہانہ اپنی کم علمی یا کم عقلی یا استعدادوں کی کمی کا اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں چل سکتا۔ اس لئے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے پھر اپنی استعدادوں کے جائزہ لے کر اپنے ایمان اور عمل کو پرکھنا چاہئے۔ جس طرح ایک کمزور طالب علم استاد سے بار بار کوئی سبق سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور استاد کی کوشش سے ان کے معیار بہتر ہو جاتے ہیں لیکن استاد مدد نہ کرے تو بالکل پیچھے رہ جاتے ہیں لیکن ایسے استاد جو مدد نہ کریں ان کے رویے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ استاد صحیح طور پر اپنے فرائض اور اپنا حق ادا نہیں کر رہے بلکہ اپنے کام سے خیانت کرنے والا استاد ہے۔ یہاں میں دین کے لئے جو استاد مقرر ہیں ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں یعنی ہمارے مربیان و مبلغین اور صاحب علم لوگ کہ اللہ تعالیٰ نے جو ان کی استعدادوں کو بڑھایا ہوا ہے وہ ان کا صحیح استعمال بھی کریں اور اپنی استعدادوں سے کمزوروں کی استعدادوں کو علمی لحاظ سے بڑھانے کی کوشش کریں کیونکہ یہ آپ کی طرف سے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا شکرانہ ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حقیقی رنگ میں شکر گزاری نہ ہو تو انسان گنہگار بن جاتا ہے۔

باقی صفحہ 15 رملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ وڈیزائنگ : کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad